اغلاط العوام

یعنی

عوام کے غلط مسائل

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

تبویب جدید مع اضافات: مولانا مہربان علی صاحب بڑوتوی

باہتمام : محمد مشتاق سنی

طبع جدید : شوال ۱۴۲۴ھ۔ دسمبر ۲۰۰۳ء

مطبع : احمد پرنٹنگ پریس، ناظم آباد کراچی

ناشر : ادارۃ المعارف کراچی۔ احاطہ دارالعلوم کراچی ۱۴

فون : 5049733 - 5032020

ای میل : i_maarif@cyber.net.pk

ملنے کے پتے:

- ادارۃ المعارف کراچی احاطہ دارالعلوم کراچی ۱۴
  فون: 5049733 - 5032020
- مکتبہ معارف القرآن کراچی احاطہ دارالعلوم کراچی ۱۴
  فون: 5031565 - 5031566

تبویبِ جدید کی خصوصیات

(۱) تبویب ہٰذا میں کافی مسائل کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(۲) اضافے کے مسائل اصل کتاب کے مسائل کے بعد رکھے گئے ہیں۔

(۳) اضافہ میں جو مسئلہ جہاں سے لیا ہے اس کا حوالہ ساتھ ہی لکھ دیا ہے

(۴) اضافے کے تمام مسائل حضرت استاذ محترم مولانا مفتی نصیر احمد صاحب مدظلہم نے جمع فرمائے ہیں۔

(۵) حاشیہ ۲ میں تمام مسائل احقر کی جانب سے ہیں اگر کوئی مسئلہ کسی کتاب سے لیا ہے اس کا حوالہ وہیں لکھ دیا ہے۔

(۶) ضمیموں کے مسائل کی شناخت کے لئے ضمیمہ کے ہر مسئلہ کی ابتدا میں ضمہ بنا کر نمبر ڈال دیا ہے، اور ان مسائل کو حاشیہ ۱ میں رکھا ہے۔

(۷) تبویب ہٰذا کے عنوانات میں ترتیب و مناسبت کا خاص خیال رکھا گیا ہے

(۸) تبویب ہٰذا کی ترتیب میں تبویبِ قدیم سے کافی مدد لی گئی ہے۔

(۹) تبویبِ قدیم کے وضو اور تیمم کو ایک باب اور غسل و مسح کو حذف، اور سجدۂ تلاوت کو الگ باب، تعویذ و عملیات و استخارہ کی اغلاط، مسجد اور عیدگاہ کی اغلاط، ڈاڑھی کی اغلاط، اور بھی بعض عنوانات، ابواب اور ترتیبِ مسائل میں حذف و اثبات

کا تصرف مناسب عمل میں لایا گیا ہے۔

(۱۰) اہلِ علم کے نیک مشوروں کا احقر اب بھی محتاج ہے۔

(۱۱) حضرت مسیح الملت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کی دعاء و برکت کا ہی یہ ثمرہ ہے، اس لئے احقر اپنی اس معمولی سی محنت کی نسبت حضرت کی طرف کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

(۱۲) رسالہ ہٰذا کی تبویب شروع کرنے کے بعد تبویب قدیم بھی نظروں سے گذری لیکن اس کو دیکھنے کے بعد بھی تبویب جدید کی ضرورت معلوم ہوئی جیسا کہ ناظرین اس کا خود مشاہدہ کرلیں گے۔ جب اس کا مسودہ استاذ محترم مفکر ملت حضرت مفتی نصیر احمد صاحب مدظلہم العالی کے ملاحظہ سے گذرا تو انہوں نے اس میں اضافات کے لئے فرمایا چنانچہ تعمیل حکم کرتے ہوئے دوسرا مسودہ مع اضافات پیش کیا گیا، تو آں موصوف نے بہ نفس نفیس اس کے تمام ابواب میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں سے اضافات فرمائے اور احقر کے باب متفرقات میں سے بھی کئی باب مزید قائم فرمائے بفضلہ تعالی اب یہ رسالہ اپنے موضوع میں کافی حد تک مکمل ہوگیا، تاہم امید ہے کہ دوسری طباعت میں مزید المزید ترمیم نو کے لباس سے آراستہ و پیراستہ ہوسکے گا۔

نوٹ: حاشیہ میں اپنی جانب سے اضافہ کو "م" کی علامت سے ظاہر کیا ہے

احقر مہربان علی بڑوتوی

عرضِ ناشر

رسالہ " اغلاط العوام " کا اضافہ شدہ ایڈیشن پاکستان میں پہلی مرتبہ شائع کرنے کی سعادت ادارۃ المعارف کراچی کو حاصل ہوئی ہے۔ یہ رسالہ ہندوستان میں طبع ہوا تھا، لیکن اس میں ایک سقم رہ گیا تھا کہ متفرق اغلاط کے ضمن میں بہت سے ایسے مسائل درج تھے جو کتاب میں موجود کسی باب سے تعلق رکھتے ہیں مگر بقول ناشر سابق " بہت سے مسائل کتابت کے بعد جمع کئے گئے، افادہ کے پیش نظر ترک کردینا بھی طبیعت نے گوارا نہ کیا اور ہر مسئلہ کو متعلقہ ابواب کے تحت داخل کردینا بھی غیر معمولی کام تھا۔"

الحمد للہ، اس ایڈیشن میں ہم نے برادر مکرم حسین احمد نجیب رفیقِ سابق دارالتصنیف دارالعلوم کراچی کے تعاون سے اس کی اصلاح کردی ہے اب متفرق اغلاط میں ایسے مسائل باقی رہ گئے ہیں جو کسی باب کے تحت نہیں آتے تھے۔ اللہ ربّ العزت اس خدمت کو قبول فرماکر افادۂ عام کا ذریعہ بنادے۔

طالبِ دعا **محمد مشتاق ستّی**

خادم ادارۃ المعارف کراچی

۲۰ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ

فہرست مضامین اغلاط العوام

صفحہ	مضمون
۳	۱۔ تبویب جدید کی خصوصیات
۵	۲۔ عرض ناشر
۹	۳ حرف آغاز
۱۱	۴۔ عقائد کی اغلاط
۲۴	۵۔ طہارت و نجاست کی اغلاط
۲۸	۶۔ وضو و تیمم کی اغلاط
۳۱	۷۔ حیض و نفاس کی اغلاط
۳۳	۸۔ اذان و اقامت اور امامت کی اغلاط
۳۶	۹۔ نماز و جماعت اور خطبہ کی اغلاط
۴۶	۱۰۔ سجدۂ تلاوت کی اغلاط
۴۷	۱۱۔ قرارت و تجوید کی اغلاط
۴۹	۱۲۔ تعویذات و عملیات و استخارہ کی اغلاط
۶۹	۱۳۔ مسجد اور عیدگاہ کی اغلاط

مضمون	صفحہ
۱۴- دُعا و ذکر کی اغلاط	۶۴
۱۵- حالتِ نزع و جنازہ کی اغلاط	۶۸
۱۶- روزوں کی اغلاط	۷۴
۱۷- زکوٰۃ و نذر، قربانی و احرام کی اغلاط	۷۶
۱۸- نکاح و طلاق کی اغلاط	۷۸
۱۹- ذبح کی اغلاط	۸۱
۲۰- خرید و فروخت، رہن، شفعہ اور ہبہ کی اغلاط	۸۳
۲۱- لباس و زینت اور پردہ کی اغلاط	۸۶
۲۲- ڈاڑھی کی اغلاط	۸۸
۲۳- سلام اور مصافحہ کی اغلاط	۹۰
۲۴- کھانے پینے کی اغلاط	۹۲
۲۵- شگون اور فال کی اغلاط	۹۶
۲۶- متفرق اغلاط	۱۰۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

بعد الحمد والصلوٰۃ، مقصود بالاظہار یہ امر ہے، کہ باوجود اس کے کہ اس وقت بفضلہ تعالیٰ علم دین کا سامان یعنی کتب مطبوعہ کی دستیابی اور ارزانی پھر ان کا اردو ترجمہ ہو جانا اور علمارِ حقانی کا جابجا وجود اور دین پر وعظ کہنا اور بعض حضرات کا حسب ضرورت از خود یا بلانے پر جانا بھی، یہ سب کثرت سے ہے، ظاہر ہے اور محل شکر ہے مگر باوجود اس کے پھر اکثر عوام بلکہ بعض خواص کالعوام میں بھی بعضے ایسے غلط مسئلے مشہور ہیں جن کی کوئی اصل شرعی نہیں اور وہ ان کا ایسا یقین کئے ہوئے ہیں، کہ ان کو اس میں شبہ بھی نہیں پڑتا تاکہ علمار سے تحقیق ہی کر لیں، اور اکثر علمار کو بھی ان غلطیوں میں عوام کے مبتلا ہونے کی اطلاع نہیں تاکہ وہی وقتاً فوقتاً ان کا ازالہ کرتے رہیں جب نہ عوام کی طرف سے تحقیق ہو اور نہ علمار کی طرف سے تنبیہ ہو تو ان غلطیوں کی اصلاح کی کوئی صورت

ہی نہ رہی اس لئے مدت سے خیال تھا، جو بفضلہ تعالیٰ اب ظہور میں آیا کہ ایسی غلطیوں پر جہاں تک اطلاع ہو ان کو ضبط کر دیا جائے، جس طرح علماء نے احادیث میں موضوعات کو مدوّن کیا ہے یہ رسالہ فقہیات کا مجموعۂ موضوعات ہے۔ اور گو یہ مسائل مختلف ابواب کے ہیں، مگر ترتیب وار لکھنا دشواری سے خالی نہ تھا اس لئے مختلف طور پر لکھ دیا ہے، اور ضبط ہو جانے کے بعد اگر کوئی صاحب نظر ثانی کر کے اس کو مرتب و مبوب کرنا چاہیں اس وقت سہل ہوگا عہ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

اشرف علی عفی عنہ

عہ الحمد للہ تعالیٰ حضرت کی یہ تمنا اب اچھی طرح پوری ہوگئی۔

عقائد کی اغلاط

مسئلہ ۱: مشہور ہے کہ جو شخص نیا مسلمان ہو اس کو مسہل دینا چاہئے، ورنہ وہ پاک نہیں ہوتا۔ سو یہ بات محض بے اصل ہے۔

مسئلہ ۲: مشہور ہے کہ گالی دینے سے چالیس روز تک ایمان سے دور ہو جاتا ہے، اگر اس مدت میں مر جاوے تو بے ایمان مرتا ہے سو یہ محض غلط ہے۔ ہاں گالی دینے کا گناہ الگ بات ہے۔

مسئلہ ۳: عوام الناس ممانی اور چچی اور سوتیلی ساس سے نکاح کرنے کو جائز نہیں سمجھتے سو یہ اعتقاد باطل ہے اور یوں لحاظ کی وجہ سے کوئی ان رشتوں سے نکاح نہ کرے وہ اور بات ہے۔

مسئلہ ۴: مشہور ہے کہ سوتے میں قطب شمالی کی طرف پاؤں نہ کرے۔ سو اس کی کوئی اصل نہیں۔

مسئلہ ۵: مشہور ہے کہ جھاؤ کی لکڑی کا استعمال درست نہیں۔ سو یہ بھی محض غلط ہے۔

مسئلہ ۶: مشہور ہے کہ ہاتھ میں بید رکھنا درست نہیں، یزید نے ہاتھ میں رکھا تھا۔ یہ بھی محض غلط ہے۔

مسئلہ ۷: عوام میں مشہور ہے کہ روبیہ نے بہت دنوں تک یا عزیز کا وظیفہ پڑھا تھا سو اس کی کوئی اصل نہیں۔

مسئلہ ۸: بعضے عوام گدھی اور گھوڑے کی جفتی کو بُرا سمجھتے ہیں سو اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

مسئلہ ۹: مشہور ہے کہ میاں بیوی ایک پیر کے مرید نہ ہوں ورنہ بھائی بہن ہو جاتے ہیں یہ بھی محض غلط بات ہے۔

مسئلہ ۱۰: مشہور ہے کہ رات کے وقت درخت نہ ہلائیے کہ وہ بے چین ہوتا ہے۔ یہ بھی محض بے اصل ہے۔

اضافہ

مسئلہ ۱۱: بعضے وبا یا ویسی ہی بیماری میں باعتقاد بھینٹ بکرا ذبح کرتے ہیں یہ شرک ہے یا بعضے باعتقاد فدیہ بکرا ذبح کرتے ہیں یہ محض کذب و باطل ہے۔

مسئلہ ۱۲: مشہور ہے کہ چودھویں صدی کے بعد کا کوئی بیان نہیں آیا۔ اس کی کوئی اصل نہیں، روایت میں کسی صدی کی کوئی تخصیص نہیں آئی۔ (الافاضات ص ۲۵۵ ج ۵)

مسئلہ ۱: بعض جگہ پھیلی ہوئی وبا دور کرنے کے لئے بستی و آبادی کے چاروں طرف کثرت سے دودھ ڈالتے ہیں یہ بھی بے اصل اور محض غلط ہے

مسئلہ ۲: بعض جگہ بعض عورتیں توا بجا دینے کو اولے بند ہو جانے میں مؤثر سمجھتی ہیں۔ یہ بھی محض لغو اور بے اصل ہے۔ (م)

مسئلہ۱۳: مُردوں کی روح کے دنیا میں آنے کا خیال غلط ہے کیونکہ جو نیک ہیں وہ تو دنیا میں آنا نہیں چاہتے اور جو بد ہیں انہیں اجازت نہیں مل سکتی۔ (حسن العزیز ص۳۸۹ ج۲)

مسئلہ۱۴: بعض عورتوں کا یہ اعتقاد ہے کہ جس کے آٹھواں بچہ پیدا ہو تو اس کو ایک چرخہ صدقہ میں دینا چاہیئے ورنہ بچہ پر خطرہ ہے۔ یہ محض واہیات اعتقاد ہے۔ (اس سے توبہ کرنا چاہیئے) (بہشتی زیور دہم)

مسئلہ۱۵: (بعض) جاہل سمجھتے ہیں کہ عورت اگر زچہ خانہ میں مر جاوے تو بھوتنی ہو جاتی ہے۔ یہ بالکل غلط عقیدہ ہے (ہرگز صحیح نہیں) بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایسی عورت شہید ہوتی ہے۔ (بہشتی زیور دہم ص۵۷)

مسئلہ۱۶: بعضے جاہلوں کا دستور ہے کہ جس روز گھر سے بونے کے واسطے اناج نکلتا ہے، اس روز دانے نہیں بھناتے۔ ایسا اعتقاد بالکل گناہ ہے (اس خیال کو ختم کرنا چھوڑنا چاہیئے۔ (بہشتی زیور دہم)

مسئلہ۱۷: مشہور ہے کہ ایک ہاتھ میں پانی اور ایک ہاتھ میں آگ لے کر چلنا منحوس ہے۔ یہ محض باطل ہے۔

مسئلہ۱۸: مشہور ہے کہ میاں بیوی ایک برتن میں دودھ نہ پئیں، نہیں تو بھائی بہن ہو جاویں گے۔

مسئلہ۱۹: یا (یہ مشہور ہے) قینچی نہ بجاؤ آپس میں لڑائی ہو جاوے گی۔

مسئلہ۲۰: یا دو آدمیوں کے بیچ میں سے آگ لے کر مت نکلو، نہیں تو ان میں لڑائی ہو جاوے گی۔

مسئلہ[۲۱]: یا یہ مشہور ہے کہ گھر میں گھونگچیاں مت رہنے دو نہیں تو گھر میں لڑائی ہوگی۔

مسئلہ[۲۲]: یا (مشہور ہے کہ) دو آدمی ایک کنگھی نہ کریں نہیں تو دونوں میں لڑائی ہو جاوے گی۔

مسئلہ[۲۳]: یا (یہ مشہور ہے کہ) دن میں کہانیاں مت کہو نہیں تو مسافر راستہ بھول جاویں گے یہ سب باتیں واہیات اور بے اصل ہیں ایسا اعتقاد رکھنا بہت گناہ ہے۔

مسئلہ[۲۴]: بعض عورتیں چیچک کو کوئی آسیب بھوت کا اثر سمجھتی ہیں اور اس وجہ سے اس گھر میں بہت سے بکھیڑے کرتی ہیں یہ سب واہیات خیال ہیں، ان سے توبہ کرنا چاہئے۔ (یہ سب مسئلے بہشتی زیور سے لئے ہیں)

مسئلہ[۲۵]: اکثر حضرات اولیاء اللہ کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر اس نیت سے فاتحہ و نیاز دلاتے ہیں کہ ان سے ہمارے کاروبار کو ترقی ہوگی، مال و اولاد ہوگی، ہمارا رزق بڑھے گا، اور اولاد کی عمر بڑھے گی۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس طرح کا عقیدہ صرف (یعنی محض) شرک ہے، تمام قرآن مجید اس عقیدے کے ابطال سے بھرا ہوا ہے۔

مسئلہ ضمنا[۱]: بعضے عوام سمجھتے ہیں کہ جو کوئی قل اعوذ برب الناس کا وظیفہ پڑھے اس کا ناس ہو جاتا ہے یہ خیال محض غلط ہے بلکہ یہ کلام بابرکت ہے، اس کی برکت سے وہ وظیفہ پڑھنے والا مصائب سے نجات پاتا ہے۔

مسئلہ ۲۶ : بعض لوگ قبروں پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں، چونکہ مقصود اس سے تقرب و رضامندی اولیاء اللہ کی ہوتی ہے اور ان کو اپنا حاجت روا سمجھتے ہیں یہ اعتقاد شرک ہے اور وہ چڑھاوا کھانا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۷ : اسی طرح زمانہ عرس بلکہ غیر عرس میں بھی اولیاء اللہ کے مزارات پر چادر چڑھاتے ہیں جو مکروہ اور اسراف ہے اور عوام کا جو اس میں اعتقاد ہے وہ بالکل شرک ہے پھر غضب یہ کہ اس کی نذر و منّت مانی جاتی ہے بعض لوگ دور دراز سے سفر کر کے اپنے بچوں کا چلہ چھٹی وہاں کرتے ہیں اور یہ نذر پوری کرتے ہیں بعضے آسیب اتروانے کے لئے آتے ہیں، بعضے وہاں چراغ روشن کرتے ہیں، قبریں پختہ بناتے ہیں قرآن و حدیث میں صاف صاف ان امور سے توبہ کا حکم ہے۔

مسئلہ ۲۸ : بعض لوگ اعتقاد رکھتے ہیں کہ شب برارت وغیرہ میں مُردوں کی روحیں گھروں میں آتی ہیں، اور دیکھتی ہیں کہ کسی نے ہمارے لئے کچھ پکایا ہے یا نہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسا امر مخفی بجز دلیل نقلی اور کسی طرح ثابت نہیں ہوسکتا اور وہ یہاں ندارد اس لئے یہ اعتقاد باطل ہے)

مسئلہ ۲۹ : بعض کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر کوئی اس رات میں مُردوں کو ثواب نہ بخشے تو روحیں کوستی ہوئی جاتی ہیں یہ سب باتیں بے اصل ہیں۔ (یہ سب مسائل اصلاح الرسوم کے ہیں)۔

مسئلہ ۳۰ : بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب شب برارت سے پہلے کوئی مر جائے تو جب تک اس کے لئے فاتحہ شب برارت نہ کیا جاوے

وہ مُردوں میں شامل نہیں ہوتا۔ شب برات کے متعلق ایک اعتقاد بعض لوگوں کا یہ ہے کہ جو مردہ اس سال مرتا ہے وہ مُردوں میں شامل نہیں ہوتا جب تک اس کو شب برات سے ایک روز پہلے حلوا دیکر مُردوں میں شامل نہ کیا جائے اس کا نام عرفہ رکھا ہے یہ بھی محض تصنیفِ یاراں (یعنی لوگوں کی گھڑی ہوئی بات) اور بالکل لغو ہے، حدیثوں میں مذکور ہے کہ جب مردہ مرجاتا ہے تو مرتے ہی اپنے جیسے لوگوں میں جا پہنچتا ہے یہ نہیں کہ شب برات تک اٹکا رہتا ہے۔ (تسہیل ص ۶۸۳)

مسئلہ ۱۳ : مشہور ہے کہ اس شب میں سب چیزیں سجدہ میں ہوتی

مسئلہ ۲ ضمرا : عوام کا عقیدہ ہے کہ ہر جمعرات کی شام کو مُردوں کی روحیں اپنے گھروں میں آتی ہیں اور ایک کونے میں کھڑے ہو کر دیکھتی ہیں کہ ہم کو کون ثواب بخشتا ہے اگر کچھ ثواب ملے گا تو خیر ورنہ مایوس ہو کر لوٹ جاتی ہیں۔

مسئلہ ۳ ضمرا : بعض عوام خصوصاً عورتیں سمجھتی ہیں کہ ہر آدمی پر اس کی عمر کا تیسرا، آٹھواں، تیرھواں، اٹھارھواں اور اکیسواں، اڑتیسواں، تینتالیسواں، اڑتالیسواں سال بھاری ہوتا ہے یہ غلط خیال اور بُرا عقیدہ ہے۔

مسئلہ ۴ ضمرا : اکثر عوام اور خصوصاً عورتیں مرض چیچک اور کنٹھی میں علاج کرانے کو برا سمجھتے ہیں اور بعض عوام اس مرض کو بھوت پریت کے اثر سے سمجھتے ہیں یہ خیال بالکل غلط ہے۔

ہیں سو ایسی حالت کا مکشوف ہو جانا بعید نہیں، یا روشنی کا پھیلنا یہ بھی ہو جاتا ہے مگر جیساکہ (اس کا ضروری ہونا) مشہور ہے ضروری نہیں۔

مسئلہ ۳۲: بعض لوگ (شب براءت کے حلوے کے متعلق) کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک جب شہید ہوا تھا تو آپ نے حلوا نوش فرمایا تھا، یہ بالکل موضوع (گھڑا ہوا) اور غلط قصّہ ہے، اس کا اعتقاد کرنا ہرگز جائز نہیں بلکہ عقلاً بھی ممکن نہیں اس لئے کہ یہ واقعہ شوال میں ہوا نہ کہ شعبان میں۔

مسئلہ ۳۳: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت ان دنوں میں ہوئی تھی یہ (حلوا) ان کی فاتحہ ہے یہ بھی محض بے اصل ہے اور اول تو (ایصال ثواب کے لئے) تعیین تاریخ کی ضرورت نہیں (کسی بھی مہینہ میں اور کسی بھی دن میں ایصال ثواب ہو سکتا ہے) دوسرے خود یہ واقعہ بھی غلط ہے آپ کی (یعنی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی) شہادت بھی شوال میں ہوئی تھی شعبان میں نہیں ہوئی۔

مسئلہ ۳۴: بعض لوگ اس تاریخ میں مسور کی دال ضرور پکاتے

مسئلہ ضمنا: بعض عورتیں ایسی عورت کے پاس کہ جس کے بچے اکثر مرجاتے ہیں خود جانے اور بیٹھنے سے رکتی ہیں اور اپنے بچوں کو بھی ایسی جگہ جانے سے روکتی ہیں اور یوں کہتی ہیں، کہ مرت بیائی لگ جائے گی یہ بہت بری بات ہے ایسا کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔

اس ایجاد کی وجہ آج تک معلوم نہیں ہوئی لیکن اس قدر ظاہر ہے کہ مؤکد سمجھنا بلاشک معصیت ہے۔

مسئلہ ۳۵: بعض لوگوں نے اس میں برتنوں کا بدلنا اور گھر لیپنا اور خود اس شب میں چراغوں کا زیادہ روشن کرنا عادت کرلی ہے یہ بالکل رسم کفار کی نقل ہے اور حدیث مَنْ تَشَبَّہَ سے حرام ہے۔ (یہ سب مسئلے اصلاح الرسوم کے ہیں)۔

مسئلہ ۳۶: اکثر لوگ جو وظائف کی اجازت لیتے ہیں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں عقیدہ کا فساد ہے، یوں سمجھتے ہیں کہ اس میں صاحب اجازت کا تصرف شامل ہوجاتا ہے۔ (کلمۃ الحق ص ۴۴)

مسئلہ ۳۷: عوام الناس کا اعتقاد تعویذ کی نسبت یہ ہے کہ یوں سمجھتے ہیں کہ جب تعویذ باندھ دیا تو جس غرض سے باندھا ہے اس میں تخلف ہی نہ ہوگا، اور اگر تخلف ہوجاوے تو یہ احتمال ہوتا ہی نہیں کہ تعویذ کا اثر غیر لازم ہے بلکہ یوں سمجھتے ہیں کہ شرط کی کمی رہ گئی ہوگی۔ (کمالات ص ۹۶/۲)

مسئلہ ۱: مشہور ہے کہ جب اولا پڑے موسل کو سیاہ کرکے باہر پھینک دیا جائے تو اولے بند ہوجاتے ہیں سو یہ غلط ہے۔

مسئلہ ۲: اسی طرح بعض عورتیں اس مرض چیچک میں گھر میں سالن بنانا بگھارنا برا سمجھتی ہیں اور مرض کے بڑھ جانے بگڑ جانے میں مؤثر سمجھتی ہیں سو اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہاں کسی طبیب کی رائے سے احتیاط کی جائے تو مضائقہ نہیں۔ م

مسئلہ ۳۸: عوام الناس کا اعتقاد تعویذ کے بارے میں حد سے متجاوز ہو گیا ہے اس واسطے طبیعت تعویذ دینے کو نہیں چاہتی جیسے اہل سائنس کا اعتقاد ہے کہ ہر چیز میں ایک تاثیر رکھ دی ہے جو اس سے تخلف نہیں کر سکتی اور تاثیر رکھ دینے کے بعد، نعوذ باللہ، اللہ میاں کی بھی قدرت نہیں کہ اس کے خلاف ہو سکے۔ (کمالات ص ۹۶/۳)

مسئلہ ۳۹: ایسا ہی تعویذوں کے ساتھ ان لوگوں کا برا اعتقاد ہے سمجھتے ہیں کہ تعویذ قلعہ ہیں اللہ میاں کچھ نہیں کر سکتے (نعوذ باللہ) (حسن العزیز ص ۲۴۲ دوم)

مسئلہ ۴۰: اس تعویذ گنڈوں کے معاملے میں لوگوں نے عقیدہ میں بہت غلو کر رکھا ہے اور اس کو اس کے درجہ سے بھی آگے بڑھا رکھا ہے چنانچہ اس کے برابر نہ دعا کو مؤثر سمجھتے ہیں نہ ان تدابیر کو جو ایسے مقاصد کیلئے موضوع (و مقرر) ہیں۔

مسئلہ ضمن ۳: مشہور ہے کہ خرمن میں ہاتھ دھو کر کھانا نہ کھانا چاہیئے اور اس سے اخذ کیا جاتا ہے کہ خرمن ہی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں سو یہ غلط ہے۔

مسئلہ ضمن ۳: مشہور ہے کہ جو عورت حالت حیض یا حمل میں فوت ہو جائے تو اس کو سنگل ڈال کر دفن کیا جائے، کیونکہ وہ ڈائن ہو جاتی ہے اور جو اس سے ملے اسے کھا جاتی ہے سو یہ شرک ہے۔

اور اگر تعویذ سے اثر ہو جاوے تو اس کو بزرگی کی علامت سمجھتے ہیں ۔ حالانکہ عملیات کا اثر (بزرگی کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ) زیادہ تر قوت خیالیہ کا ثمرہ ہے ۔ (انفاس عیسیٰ ص۵۵۲)

مسئلہ ۴۱ : اب تو اس (اجازت لینے کی) رسم کا یہاں تک اثر ہو گیا ہے کہ لوگ دین میں بھی اجازت لیتے ہیں، مثلاً مناجات مقبول پڑھنے کی اجازت مانگتے ہیں، اس میں ادعیہ ماثورہ جمع کر دیئے گئے ہیں اور دعاء خود مامور بہ ہے ۔ اسی طرح دلائل الخیرات کی اجازت چاہتے ہیں حالانکہ وہ درود کی کتاب ہے اور درود پڑھنا بھی مامور بہ ہے تو امر خالق کے سامنے امر مخلوق کی کیا ضرورت رہی (اس میں) اعتقاد عوام کا یہی ہے کہ بدون اجازت کے اثر نہیں ہوتا اور اس کی کوئی شرعی دلیل نہیں، محض بے دلیل اور بے اصل بات ہے ۔

(اشرف العلوم ص۲۴)

مسئلہ ۴۲ : بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ شریعت میں سختی بہت ہے، جو مسئلہ پوچھو ناجائز بہت اور جائز بہت کم کھلتے ہیں، سو اوّل تو یہ خیال غلط ہے کہ شریعت میں ناجائز کا فتویٰ بہت زیادہ ہے ۔ پوچھنا ہی بہت کم ہے، اتفاق سے کبھی پوچھا تو ایسا ہی پوچھا جس کو " ناجائز ہے " بتلانا

مسئلہ ضمیمہ ۹ : مشہور ہے کہ جہاں میت کو غسل دیا جائے وہاں تین دن چراغ روشن کیا جائے سو یہ بے اصل بات ہے ۔

پڑا، کثرت سے پوچھو تو معلوم ہو جائز زیادہ ہیں۔ دوسرے اگر ناجائز کا فتویٰ زیادہ بھی ہو تب بھی آپ کو پوچھنا ضروری تاکہ تمہارا عقیدہ تو درست رہے کیونکہ حرام کو حلال جاننا بعض صورتوں میں کفر ہو جاتا ہے۔

(حقوق السراء والضراء، ص۱۱)

مسئلہ ۴۳: عام طور پر کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو دنیادار ہیں۔ یہ غلط ہے مسلمان کو ایسا نہیں کہنا چاہیئے، چونکہ دنیادار تو کافر ہے، مسلمان تو صاحب دین ہے۔ (اشرف العلوم)

مسئلہ ۴۴: (اکثر دین کے معاملہ میں لوگ بے پرواہ رہتے ہیں) بے پروائی کو لوگ دین کے خلاف نہیں سمجھتے حالانکہ (یہ بالکل غلط ہے) بے پروائی تو مفاسد (یعنی تمام خرابیوں) کی جڑ ہے، ہر قسم کی خرابی اور بربادی اس سے پیدا ہوتی ہے۔

(اشرف العلوم ص۴۱)

مسئلہ ۴۵: اکثر لوگوں کی عادت ہے کہ بلا دھڑک کہہ دیتے ہیں کہ فلاں شخص پر میری مخالفت کرنے سے فلاں مصیبت آئی حالانکہ ایسا کہنا سوائے انبیاء کرام کے اور کسی کو جائز نہیں۔

(مقالات ص۱۹۸)

مسئلہ: مشہور ہے کہ اگر زمین پر کھولتا ہوا پانی ڈال دیا جائے تو قیامت کے دن زمین بدلہ لے گی، سو یہ بے اصل ہے۔ م

مسئلہ ۴۶ : بعضے پیر پرست کہتے ہیں، کہ جو کچھ مانگنا ہو بڑے پیر سے مانگو اور اللہ کی نسبت کہتے ہیں کہ میاں ان سے کیا مانگنا ان کا تو یہ کام ہے اس سے لیا اس کو دیا، اس سے لیا دوسرے کو دیا۔ خدا کی پناہ، اللہ تعالیٰ کی عظمت اور وقعت قلب میں بالکل ہی نہیں جو منہ میں آیا بک دیا نہ اس کی پرواہ ہے کہ اس بات سے ہمارا ایمان جاتا ہے، نہ اس کا خیال ہے کہ الفاظ کفر کے ہیں۔ (الاتمام ص ۱۴)

مسئلہ ۴۷ : عورتوں میں مشہور ہے کہ پیر کا رتبہ خاوند اور باپ سب سے زیادہ ہے یہ محض غلط ہے۔ **بیبیو!** خوب سمجھ لو کہ، دین کے کاموں اور احکام شرعیہ کے سوا باقی سب کاموں میں خاوند کا حق پیر سے زیادہ ہے، بلکہ پیر سے ماں باپ کا بھی حق زیادہ ہے۔

(کسار النسار ص ۴۹)

مسئلہ ۴۸ : مردوں میں مشہور ہے کہ باپ کا رتبہ اتنا نہیں جتنا پیر کا رتبہ ہے، پیر کا رتبہ مطلقاً باپ سے زیادہ سمجھتے ہیں اس پر ان کے پاس کوئی شرعی دلیل نہیں (صحیح بات) یہ ہے کہ دنیاوی باتوں میں اور نوافل وغیرہ میں باپ کا حکم (اس کی اطاعت) پیر سے مقدم ہے، اور دین کی باتوں میں پیر کا (حکم مقدم ہے) اگر پیر دین کی کسی بات کا حکم کرے اور باپ اس سے منع کرے تو ترجیح پیر کے حکم کو ہوگی اور یہ تقدیم انہی احکام میں ہوگی جو خدا تعالیٰ کا حکم ہے یعنی مامور بہ ہے نوافل وغیرہ میں نہیں ہوگی کیونکہ نوافل منجانب اللہ مامور بہ نہیں محض مرغوب فیہ ہیں۔ (ص ۵۰)

مسئلہ: بعض عورتیں سمجھتی ہیں کہ اگر بلی نقصان کر دے تو بس صرف موسل میں گالا روئی کا باندھ کر مارنا درست ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح مارا تھا تو یہ مسئلہ اور حدیث دونوں غلط ہیں۔

مسئلہ: یہ عادت بہت شائع ہے کہ اگر نعوذ باللہ قرآن مجید کی بے ادبی ہو جائے تو اس کے برابر اناج تول کر تصدق (خیرات) کرتے ہیں، اس میں اصل مقصود تو بہت مستحسن و قرین مصلحت ہے کہ بطور کفارے اور جرمانے کے صدقہ دیا جاتا ہے، اس میں نفس کا بھی انتظام ہے کہ آئندہ احتیاط رکھے لیکن دو امر اس میں بے اصل اور قابل اصلاح ہیں، ایک یہ کہ قرآن مجید کو ترازو میں اناج کے برابر کرنے کے لئے رکھتے ہیں، دوسرا یہ کہ اس کو واجب شرعی سمجھتے ہیں اگر ایسا کریں کہ محض مصلحت مذکورہ کی بناء پر تخمینہ سے کچھ غلہ دے دیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

طہارت و نجاست اور نظافت وغیرہ کی اغلاط

مسئلہ: بعض عورتوں میں مشہور ہے کہ کوّا وغیرہ گھڑے میں چونچ ڈال دے تو اس میں اتنا پانی بھرے کہ باہر کو نکل جاوے، اس سے پاک ہوجاتا ہے تو اس کی کچھ اصل نہیں۔ جس جانور کا جھوٹا مکروہ و ناپاک ہے پانی ترجانے سے بھی ویسا ہی رہے گا ؏ اور اگر پاک ہے تو اس کی کچھ حاجت نہیں۔

؏ مٹی وغیرہ کے برتن کے علاوہ دوسرے برتن وغیرہ کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو چیز ناپاک ہوگئی ہے اس کی نجاست نکال کر برتن میں تین مرتبہ پانی ڈالکر ہر مرتبہ پورے برتن میں ہلا کر باہر ڈال دیا جائے اور برتن اوندھا کر دیا جائے، جب قطرات ٹپکنا بند ہوجائیں تو دوسری اور تیسری مرتبہ ایسا ہی کیا جائے۔ اور اگر مٹی کا برتن ہے تو پانی ڈال کر ہر مرتبہ کچھ دیر رکھ چھوڑے پھر اوندھا کر کے پانی گرا دے یہاں تک کہ پانی ٹپکنا بند ہوجائے تین مرتبہ ایسا ہی کرے، برتن پاک ہوجائے گا۔ کذا فی کتب الفقہ۔ مہربان علی

مسئلہ ۲: بعض عوام کہتے ہیں کہ اگر پانی میں ناخن ڈوب جائے تو اس کا استعمال کرنا مکروہ ہے، سو یہ محض غلط ہے، البتہ اگر ناخن میں میل مجتمع ہو تو ایسا کرنا نظافت کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۳: عوام میں مشہور ہے کہ چراغ کا تیل ناپاک ہوتا ہے مگر یہ محض بے اصل ہے۔ عجب نہیں کہ کسی نے اس سے احتیاط رکھنے کو اس بناء پر کہا ہو کہ لوگ چراغ کو جگہ بے جگہ رکھ دیتے ہیں اور اس وجہ سے ایسا بھی اتفاق ہو جاتا ہے کہ اس میں کتا وغیرہ چاٹ جاتا ہے، اس لئے اس تیل سے احتیاط کا مشورہ کسی نے دیا ہو گا، عوام نے اس کو یقینی ناپاک ہی قرار دے دیا اور اس کی وجہ بھی بعض عوام سے سنی گئی ہے کہ وہ جلتا ہے اس لئے ناپاک ہو جاتا ہے، حالانکہ جلنے کو ناپاک ہونے میں کوئی دخل نہیں، غرض دعویٰ اور دلیل دونوں مہمل ہیں۔

مسئلہ ۴: حقہ کے پانی کو بھی عوام ناپاک سمجھتے ہیں، اگرچہ اس سے بچنا نظافت کے لئے ضروری ہے لیکن اس سے ناپاک ہونا لازم نہیں آتا۔

مسئلہ ۵: بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کو استرہ سے ناپاکی کے بال لینا منع ہے سو یہ غلط بات ہے خواہ طبعاً مناسب نہ ہو۔

مسئلہ ۶: غسل خانہ اور پاخانہ میں بات کرنے کو عوام ناجائز سمجھتے ہیں سو اس کی کوئی اصل نہیں البتہ بلاضرورت باتیں نہ کریں۔

○

اضافہ

مسئلہ: بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ناپاک کپڑا دھو کر جب تک سوکھ نہ جائے وہ پاک نہیں ہوتا اور اس سے نماز درست نہیں یہ بالکل غلط بات ہے۔

مسئلہ: بعض کہتے ہیں کہ حالت جنابت میں غسل سے پہلے بالوں یا ناخن کے جدا کرنے سے بال اور ناخن جنبی رہیں گے اور قیامت کو مستغیث ہوں گے (استغاثہ کریں گے) کہ ہم کو جنبی چھوڑ گیا۔ سو یہ کہیں نظر سے نہیں گذرا اور ظاہراً صحیح بھی نہیں۔ (امداد الفتاوی ص۳۶ ج۱)

مسئلہ ضمہ: بعض عوام سمجھتے ہیں کہ اگر کتے سے کوئی چیز کپڑا برتن وغیرہ چھو جائے تو وہ چیز ناپاک ہو جاتی ہے یہ غلط ہے۔ البتہ رال لگنے سے ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح اکثر عوام خنزیر کے محض لگ جانے سے بھی کپڑا جسم ناپاک ہو جاتا سمجھتے ہیں۔ سو سمجھنا چاہئے کہ خنزیر اگرچہ نجس العین ہے اور اس کا ہر ہر جزء ناپاک ہے لیکن جبکہ وہ تر اور گیلا نہ ہو تو اس کا چھو جانا ایسا ہی ہے جیسے خشک نجاست کا لگ کر گر جانا تو جس طرح خشک نجاست کے محض لگ جانے سے کپڑا، جسم ناپاک نہیں ہوتا اسی طرح یہاں بھی سمجھنا چاہئے۔

مسئلہ: بعض جگہ نئے گھڑے کو پاک کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور اس کے پاک کرنے کا ایک شعر بھی گھڑا ہے ؎

جنگل کی مٹی کمہار کا چاک ؛ محمد کے کلمہ سے ہوجا پاک

کہتے ہیں کہ گھڑے میں اول پانی ڈال کر یہ شعر پڑھا جائے اور پانی گھڑے میں ہلا کر باہر ڈال دیا جائے۔ سو شریعت میں اس کی کچھ اصل نہیں۔ م

وضو و تیمّم اور غسل کی اغلاط

مسئلہ[1]: مشہور ہے کہ کسی کا ستر کھلا ہوا نظر پڑنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے سو یہ محض غلط ہے[ع] .

مسئلہ[2]: مشہور ہے کہ سؤر کے دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس کی کچھ اصل نہیں .

مسئلہ[3]: مشہور ہے کہ استنجار کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا چاہیئے سو یہ محض غلط ہے ۔

ع البتہ ستر کا دیکھنا دکھانا بڑا گناہ ہے، یہاں تک کہ عورت کو عورت کا ستر بھی بلا ضرورت دیکھنا جائز نہیں ہے، کذا فی کتب الفقہ ۔

مسئلہ[1]: مشہور ہے کہ وضو کے بعد گالی دینے اور کھل کھلا کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے سو یہ غلط ہے، ہاں نماز پنج گانہ میں قہقہہ (کھل کھلا کر ہنسنے) سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ۔ (م)

مسئلہ ۴ : بعضے کہتے ہیں کہ جس وضو سے جنازہ کی نماز پڑھی ہو اس سے پنجگانہ نمازوں میں سے کوئی نماز نہ پڑھے سو یہ بھی محض غلط ہے۔

مسئلہ ۵ : بعض عورتیں سمجھتی ہیں کہ باہر پھرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، سو یہ محض غلط ہے۔ البتہ بے ضرورت (عورت کو) باہر نکلنا برا ہے۔

مسئلہ ۶ : بعضے آدمی کپڑے یا تکیہ پر تیمم کر لیتے ہیں، اگرچہ اس پر زیادہ غبار نہ ہو سو یہ بالکل درست نہیں ہے ع

مسئلہ ۲ : بعض لوگ مجبوری کے باعث تیمم کر کے دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں، یا اسے طہارت کامل نہیں سمجھتے، ایسا اعتقاد کرنا سخت گناہ ہے، کیونکہ اللہ اور اس کے رسول نے اس کی اجازت دی ہے۔

(معارف القرآن بحوالہ مسائل نماز صـ۶۶)

مسئلہ ۳ : بعض لوگ ایک مقام سے کئی آدمیوں کے تیمم کو برا سمجھتے ہیں۔ یاد رہے کہ ایک مقام سے اور ایک ڈھیلے سے چند آدمی یکے بعد دیگرے تیمم کر سکتے ہیں۔ (شرح تنویر بحوالہ مسائل نماز صـ۶۶)

ع کسی بھی ایسی چیز سے جو مٹی کی جنس اور قسم سے نہ ہو تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ (م)

مسئلہ[۴] : بعض لوگ تیمم کو بھی وضو کی طرح کرنا ضروری سمجھتے ہیں ، یہ محض غلط ہے ۔ تیمم میں صرف تین فرض ہیں :

- پاکی کی نیت کرنا ۔
- ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ مار کے پورے منہ کا مسح کرنا ۔
- دوسری مرتبہ زمین پر ہاتھ مار کر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا ۔

تیمم وضو، اور غسل دونوں کا ایک ہی طرح کیا جاتا ہے ۔

(م)

حیض و نفاس کی اغلاط

مسئلہ۱: عوام کہتے ہیں کہ جو عورت حالتِ حیض میں اور زچہ مرجاوے اس کو دوبارہ غسل دینا چاہیئے، یہ محض بے اصل ہے۔

مسئلہ۲: مشہور ہے کہ زچہ جب تک غسل نہ کرے اس کے ہاتھ کی کوئی چیز کھانا درست نہیں یہ بھی غلط ہے، حیض و نفاس میں ہاتھ ناپاک نہیں ہوتے۔

مسئلہ۳: بعض لوگ کہتے ہیں کہ چلّے کے اندر زچہ خانے میں خاوند کو نہ جانا چاہیئے سو اس کی کوئی اصل نہیں لہ

مسئلہ۴: عام عورتیں زچہ خانے میں چالیس روز تک نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتیں اگرچہ پہلے ہی پاک ہو جائیں، سو یہ بالکل دین کے خلاف بات ہے، چالیس دن نفاس کی زیادہ سے زیادہ

لہ اسی طرح بعض عورتیں کہتی ہیں کہ زچگی کے زمانہ میں اگر عورت اپنے خاوند کو اپنا چہرہ نہ دکھائے تو حسن دوچند ہو جاتا ہے، سو یہ بھی محض لغو ہے، اور وہم پرستی ہے۔ (م)

مدت ہے، باقی اقل (یعنی کم سے کم) مدت کی کوئی حد نہیں، جس وقت پاک[1] ہوجائے غسل کرکے فوراً نماز شروع کردے۔ اسی طرح اگر چالیس دن میں بھی خون موقوف نہ ہو تو چالیس دن کے بعد پھر اپنے آپ کو[2] پاک سمجھ کر نماز شروع کردے۔

---

[1] یعنی نفاس ختم ہوجائے، خون آنا بند ہوجائے (م)

[2] یعنی غسل کرکے۔ (م)

اذانؔ واقامتؔ اور امامت کی اغلاط

مسئلہ۱: مشہور ہے کہ اذان نماز کے لیے مسجد میں بائیں طرف ہو اور اقامت یعنی تکبیر داہنی طرف، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔

مسئلہ۲: مشہور ہے کہ اگر مقتدی عمامہ باندھے ہو اور امام صرف ٹوپی پہنے ہو تو نماز مکروہ ہے یہ محض بے اصل ہے البتہ جو شخص ٹوپی سے بازار اور مجمع احباب میں جاتا ہوا منقبض ہو اس کو بدون عمامہ کے نماز پڑھنا مکروہ ہے خواہ وہ امام ہو یا مقتدی۔

مسئلہ۳: بعض لوگ اذان کے سامنے سے یا دعا کے سامنے سے جانا ناجائز سمجھتے ہیں اس کی کچھ اصل نہیں [1]

مسئلہ۴: عوام متکبرین میں مشہور ہے کہ جس امام کے گھر

---

[1] مطلب یہ کہ ذکر و اذان کا نماز جیسا درجہ اور مقام نہیں کہ ذاکر اور مؤذن کے سامنے کو گذرنے سے گنہ گار ہو۔

یں پردہ نہ ہو اس کے پیچھے نماز درست نہیں، سو یہ سمجھ لیا جاوے کہ معترضین کی بیبیاں اگر ایک نامحرم کے روبرو بھی آتی ہوں تو ان کو بھی بے پردہ کہا جادے گا اور امام و مقتدی سب یکساں ہونگے[1]

مسئلہ ۵: بعض کو طاعون میں اذان دیتے ہوئے دیکھا ہے اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

اضافہ

مسئلہ ۶: یہ ایک مشہور بات ہے کہ حضرت بلالؓ اذان میں اسھد (چھوٹے سین سے) کہا کرتے تھے، لیکن یہ حدیث اس مضمون کی میری نظر سے نہیں گذری۔

(اس کے متعلق ایک حدیث عوام میں مشہور ہے جو موضوع ہے)

مسئلہ ۷: بعضے صبح صادق اچھی طرح ہونے سے پہلے ہی اذان

---

[1] مطلب یہ کہ اپنے اپنے گھروں میں پردۂ شرعی کا انتظام و اہتمام سبھی کے لئے ضروری ہے۔

مسئلہ ۱: بعض عوام اذان کا جواب دیتے ہوئے آخر میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے بعد محمد رسول اللّٰہ بھی کہہ دیتے ہیں یہ دین میں زیادتی اور بدعت ہے اس کا ترک ضروری ہے۔

(احسن الفتاوی بتغیرہ ص۳۷۷ ج ۱)

پڑھ دیتے ہیں ، ایسا نہیں چاہئیے بلکہ جب اچھی طرح یعنی صاف اور نمایاں طور پر صبح صادق ہو جائے ، تب اذان پڑھنا چاہئیے ۔

مسئلہ : بعضے لوگ اذان یا تکبیر پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں مگر کسی جاننے والے کو سنا کر صحیح نہیں کرتے یوں ہی غلط سلط پڑھتے رہتے ہیں یہ جائز نہیں ، صحیح کر لینا ضروری ہے ۔

مسئلہ[۲] : اکثر عوام اذان کے پورے کلمات کا جواب دینے کے بجائے صرف اشہد ان محمداً رسول اللہ سنکر صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لینے کو کافی سمجھتے ہیں ، یہ غلط ہے اذان کے تمام کلمات کا جواب دینا چاہئیے اور بعد میں درود شریف پڑھ کر دعا پڑھنا چاہئیے ۔ (م)

مسئلہ[۳] : اکثر عوام نماز کے لئے تکبیر ہوتے ہوئے بجائے پورے کلماتِ تکبیر کا جواب دینے کے اشہد ان محمداً رسول اللہ پر صرف صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لیتے ہیں یہ عادت غلط ہے پوری تکبیر کا جواب دینا چاہئیے یہی مستحب ہے (م)

نماز وجماعت اور خطبہ کی اغلاط

مسئلہ: مشہور ہے کہ چارپائی پر[1] نماز پڑھنے سے بندر ہوجاتا ہے سو یہ محض بے اصل ہے۔

مسئلہ: مشہور ہے کہ چاند اور سورج کے گہنے کے وقت کھانا پینا منع ہے، سو اس کی بھی کوئی اصل نہیں، البتہ وہ وقت توجہ[2] الی اللہ کا ہے اس وجہ سے کھانے پینے کا شغل ترک کردینا اور بات ہے رہا یہ کہ دنیا کے تمام کاروبار بلکہ گناہ تک تو کرتا رہے اور صرف کھانا پینا چھوڑ دے، یہ شریعت کو بدل ڈالنا اور بدعت ہے۔

---

[1] البتہ اگر چارپائی سخت ہو جیسے آجکل پلاسٹک اور لکڑی کی چارپائی تو نماز کا پڑھنا صحیح ہے، لیکن عموماً چارپائی ایسی ہوتی نہیں اس لئے چارپائی پر نماز نہ پڑھنی چاہئے۔ (م)

[2] حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سورج اور چاند گہنے کے وقت نماز پڑھنا ثابت ہے، کہ توجہ الی اللہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ (م)

مسئلہ۳: بعض عورتیں نماز پڑھنے کے بعد جانماز کا گوشہ یہ سمجھ کر الٹ دینا ضروری سمجھتی ہیں کہ شیطان اس پر نماز پڑھے گا،[1] سو اس میں کسی بات کی بھی اصل نہیں۔

مسئلہ۴: اکثر عوام کا معمول ہے کہ مریض جب جماعت میں شریک ہوتا ہے تو تمام صف کے کنارے پر بائیں طرف بیٹھتا ہے، گویا درمیان میں کھڑا ہونے (اور بیٹھنے) کو برا سمجھتے ہیں سو یہ امر محض بے اصل ہے۔

مسئلہ۵: بعض کا خیال ہے کہ تہجّد کے بعد سونا نہ چاہیئے ورنہ تہجد جاتا رہتا ہے، سو اس کی کوئی اصل نہیں، اور بہت سے آدمی اسی وجہ سے محروم ہیں کہ صبح تک جاگنا مشکل ہے اور سونے کو ممنوع سمجھتے ہیں سو جان لینا چاہیئے کہ سو رہنا بعد تہجّد کے درست ہے۔

---

[1] بلکہ بعض مرد بھی اسی خیال سے امام کے مصلّے کا ایک گوشہ موڑ دیتے ہیں سو یہ بھی محض لغو اور مہمل عمل ہے۔ (م)

مسئلہ۶: مشہور ہے کہ دو کمر بند میں نماز نہیں ہوتی یعنی اگر لنگی اور پائجامہ کے نیچے نیکر پہن لیا تو نماز نہیں ہوتی سو یہ بھی محض غلط اور بے اصل ہے، جب نیچے کا کپڑا بھی پاک ہو تو پھر کمر بند خواہ تین ہوں نماز بلا شبہ ہو جاتی ہے۔

(مہربان علی عفی عنہ)

مسئلہ٦: مشہور ہے کہ اندھیرے میں نماز پڑھنا ناجائز ہے، سو یہ محض غلط ہے، البتہ اتنی اٹکل ضرور رہے کہ قبلہ سے بے رُخ نہ ہو۔

مسئلہ٧: بعض عورتیں کہتی ہیں کہ اگر کئی عورتیں ایک جگہ کھڑی ہو کر (بلاجماعت) نماز پڑھیں تو آگے پیچھے کھڑا ہونا درست نہیں، یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ٨: عوام میں مشہور ہے کہ نماز عشاء سے پہلے سو رہنے سے عشاء کی نماز قضا ہو جاتی ہے یعنی اگر پھر پڑھے تو قضاء کی نیت کرے، سو یہ بالکل غلط ہے، البتہ بلا عذر سونا درست نہیں یعنی مکروہ ہے، اور نصف شب (آدھی رات) کے بعد مکروہ وقت ہو جاتا ہے اگرچہ سویا نہ ہو۔

مسئلہ٩: عورتوں میں مشہور ہے کہ عورتیں مردوں سے پہلے نماز نہ پڑھیں، سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ١٠: عوام میں مشہور ہے کہ نماز میں داہنا انگوٹھا سرک جانے سے نماز جاتی رہتی ہے، سو یہ محض غلط ہے، البتہ بلاضرورت اٹھانا بہت عیب ہے۔

مسئلہ١١: بعض عوام کہتے ہیں کہ سنت کے بعد نہ بولے اگرچہ گھوڑے کی ٹاپ میں دب گیا ہو، اس کی کچھ اصل نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے میں علاوہ فساد عقائد کے بعض اوقات کوئی واجب شرعی بھی

ترک ہو جائے گا مثلاً کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا یا کسی اور معاملے میں اعانت چاہی۔

مسئلہ[۱۲]: بعض کو دیکھا ہے کہ ریل میں سوار ہو کر بلا عذر بھی نماز بیٹھ کر یا بے رُخ پڑھ لینے کو جائز سمجھتے ہیں، سو ریل میں کوئی حکم نہیں بدلتا، اور جاننا چاہئے کہ تھوڑی سی دشواری بھی نہیں، بلکہ معمولی دقتیں تو گھر میں بھی پیش آجاتی ہیں۔ اسی طرح نماز بیبیاں بہلی میں بیٹھ کر نماز پڑھ لیتی ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے، کہ جہاں بہلی کو ٹھہراتے میں خطرہ نہ ہو وہاں زمین پر اتر کر نماز پڑھنا چاہئے، پردہ برقع کا کافی ہے۔

مسئلہ[۱۳]: بعضے عوام ایسے مرض میں نماز چھوڑ دیتے ہیں جس میں بدن اور کپڑے کا پاک رہنا مشکل ہے، اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس حالت میں نماز جائز ہونے کی کوئی صورت نہیں، سو یہ خیال محض غلط ہے علماء سے مسائل پوچھ کر نماز پڑھنا چاہئے، ایسی حالت میں بھی نماز درست ہو جاتی ہے، جب دھونے سے سخت تکلیف ہو یا مرض بڑھنے کا ڈر ہو اور کپڑے بدلنے کے لئے زیادہ نہ ہوں تو اسی طرح نماز درست ہو جاتی ہے۔

مسئلہ[۱۴]: بعض عوام کو اس کا بھی پابند دیکھا ہے کہ جب جمعہ کے لئے آتے ہیں اول مسجد میں تھوڑی دیر بیٹھ کر پھر سنتیں پڑھتے ہیں،

ع بعض عوام معمولی کمزوری وغیرہ کا بہانہ کر کے بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں، حالانکہ معمولی تکلّف کے ساتھ کھڑے ہو کر پڑھ سکتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔

گو نزدیک ہی سے آئے ہوں اور گو سانس درست کرنے کی بھی ضرورت نہ ہو، سو اس کی کوئی اصل نہیں۔ اور سانس کی درستگی تھوڑی دیر کھڑے رہنے سے بھی ممکن ہے، یہ کیا ضروری ہے کہ بیٹھ ہی جاویں۔

مسئلہ ۱۵: مشہور ہے کہ جس کی سنتیں صبح کی رہ جاویں، اس کے درست ہونے کی شرط یہ ہے کہ سورج نکلنے تک اسی جگہ بیٹھا رہے، سو یہ بھی غلط ہے، بلکہ یہ جائز ہے کہ کسی کام میں لگ جاوے اور بعد آفتاب نکلنے (اور مکروہ وقت نکلنے) کے ان کو پڑھ لے۔

اضافہ

مسئلہ ۱۶: عوام میں مشہور ہے کہ جب تک جمعہ کی نماز مسجد میں

مسئلہ ضمناً: اکثر عوام کو دیکھا ہے کہ جماعت میں صف بندی کے وقت پاؤں کا انگوٹھا ملا کر صف سیدھی کیا کرتے ہیں، حالانکہ کندھے اور ٹخنے کے سیدھے کرنے سے صف سیدھی کرنی چاہیئے۔

مسئلہ: بعض امام خطبہ پڑھ کر ملکی زبان میں اس کا ترجمہ سناتے ہیں یہ بدعت ہے، البتہ نماز کے بعد سنانے میں مضائقہ نہیں بہتر یہ ہے کہ بعد نماز منبر سے علیحدہ ہو کر ترجمہ سنائے تاکہ امتیاز ہو جائے۔ (خلاصہ احکام الخطبہ بحوالہ مسائل نماز ص۱۴۴)

ختم نہ ہو جائے مستورات گھروں میں ظہر کی نماز نہ پڑھیں، یہ محض بے اصل غلط ہے۔ (حسن العزیز ص۱۲۸ ج ۴)

مسئلہ ۱۷: (لوگوں نے) رمضان کے آخری جمعہ کے لئے ایک خاص خطبہ تراش لیا اور اس کا نام خطبۃ الوداع رکھا جس کا کہیں حدیث میں پتہ تک نہ تھا اور پھر اس کی اس قدر پابندی کر لی کہ اگر وہ خطبہ نہ پڑھا جائے تو سمجھتے ہیں کہ جمعہ ہی ٹھیک نہ ہوا۔ اب تو خیر اس کی پابندی

مسئلہ ضمیمہ ۱: اکثر عوام کو اس بات کا التزام کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ جمعہ کا پہلا خطبہ سننے کے وقت دونوں ہاتھوں کو باندھ لیتے ہیں اور دوسرا خطبہ سننے کے وقت دونوں ہاتھ زانوں پر رکھ لیتے ہیں، یہ بھی بے اصل بات ہے۔

مسئلہ ضمیمہ ۱: اکثر عوام جمعہ کے خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سن کر بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہیں، یہ جائز نہیں، زبان سے درود شریف نہ پڑھے ہاں دل ہی دل میں پڑھ لینے کا مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ضمیمہ ۲: بعضے عوام نماز میں بائیں کہنی کھلی رہنے سے نماز میں خرابی آنا سمجھتے ہیں، یہ خاص بائیں کہنی کی تخصیص غلط ہے بلکہ دونوں میں سے کوئی بھی ہو، خواہ بائیں ہو یا دائیں، کھلی رہنے سے نماز مکروہ ضرور ہو گی۔

کچھ پہلے سے کم بھی ہوگئی مگر پھر بھی بہت سے لوگ اس خیال کے موجود ہیں کہ وہ اس الوداعی خطبہ کو رمضان کے اخیر جمعہ کے لئے ضروری سمجھتے ہیں ۔ بس سمجھ لینا چاہیئے کہ الوداع کا خطبہ شرع سے بالکل ثابت نہیں اور اس کے پڑھنے میں بہت سی خرابیاں ہیں پس اس کو چھوڑ دینا چاہیئے ۔ رہی یہ بات کہ لوگ اس بہانہ آجاتے ہیں اگر یہ نہ ہوگا تو لوگ نماز میں آنا چھوڑ دیں گے ۔ سو سمجھ لینا چاہیئے کہ جو لوگ خدا کے لئے نماز پڑھتے ہیں وہ تو ہر حالت میں آویں گے ۔

(تسہیل ص ۱۸۶، ۱۹۴ ج ۱)

مسئلہ ۱۸: اکثر لوگوں کی یہ عادت ہے (کہ نماز اس طرح پڑھتے ہیں) کہ گھڑی کی کوک کی طرح اللہ اکبر کہہ لیا کہ یہ تو نماز کی کوک ہے

مسئلہ ۴: عام عورتیں بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں، یا کھڑی ہوکر شروع کرتی ہیں، مگر دوسری رکعت میں بیٹھ جاتی ہیں، سو یاد رکھنا چاہیئے کہ فرض اور واجب بلکہ سنت موکدہ میں بھی قیام (یعنی نماز میں کھڑا ہونا) فرض ہے بیٹھ کر پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی ۔ (احسن الفتاوی ص ۳۱ ج ۳)

مسئلہ ۵: بعض عورتیں نماز تراویح کی قضا کیا کرتی ہیں کہ اگر ایک روز تراویح کسی وجہ سے نہ پڑھ سکیں تو اگلے دن چالیس رکعت پڑھتی ہیں سو خوب سمجھ لیں کہ سنتوں کی قضا نہیں ہے البتہ سنتوں کا چھوڑنا بڑا گناہ ہے ۔

اور الحمد اور انا اعطینا اور قل ہو اللہ یہ سب کو ازبر ہے، بس شروع سے آخر تک سب خود بخود نکلتا چلا گیا، تو (یہ عادت غلط ہے) ایسا مت کرو بلکہ اللہ اکبر کہو تو سوچ کے اور ارادہ سے کہو کہ میں اللہ اکبر کہہ رہا ہوں اس کے بعد سبحانک اللہم پڑھو تو اس طرح پڑھو کہ ایک ایک لفظ کو مستقل ارادہ سے کہو پھر اسی طرح الحمد پڑھو اسی طرح سورت ملاؤ۔ غرض (شروع سے اخیر تک) ہر ہر لفظ ارادہ سے ادا کرو۔

(آثار العبادہ ص۴۵)

مسئلہ ۱۹: بہت سے لوگ عیدین کی نماز ختم ہوتے ہی اٹھ کر چل دیتے ہیں، خطبہ نہیں سنتے یہ خلاف شریعت ہے، اس لئے خطبہ سننا چاہیئے، چونکہ خطبہ سننا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۰: بعض لوگ خطبۂ جمعہ میں جب خطبہ کی آواز نہیں سن پاتے تو بات کرتے ہیں یہ عادت غلط اور خلاف شریعت ہے، اس لئے چاہے آواز کانوں تک نہ پہونچے خاموش اور ادب سے رہنا ضروری ہے۔

(اشرف العلوم)

مسئلہ ۲۱: اکثر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ نماز تک کے مسائل معلوم نہیں پھر طرّہ یہ کہ نماز کے متعلق رات دن بعض واقعات پیش آتے ہیں مگر خود ہی ان کا فیصلہ کر لیتے ہیں یہ شبہ بھی نہیں ہوتا کہ شاید غلطی ہوگئی ہو بس اب تو خود ر دنماز ہے جس طرح ادا کر لی" یہ سخت بے توجہی اور

لاپرواہی ہے، جو اپنے اوپر بہت بڑا ظلم ہے"۔

(اشرف العلوم، بحذفِ یسیر ص۱۴ ۵)

مسئلہ ۲۲: اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نماز میں اُردو یا فارسی میں دعا کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اگرچہ وہ اسی دُعا کا ترجمہ ہو جو عربی میں پڑھی جاتی ہے، یہ بالکل غلط ہے۔ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی اگرچہ غیر عربی میں دُعا، پڑھنا نماز کے اندر حرام ہے مگر حرمت سے فساد تو لازم نہیں آتا، پس اصل مدار مضمون پر ہے جس مضمون کی دُعا، عربی میں پڑھنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اسی مضمون کی دُعا اردو فارسی میں پڑھنے سے بھی فاسد نہ ہوگی صرف ممانعت ہوگی وہ بھی اس وقت جب کہ قصداً ایسا کیا ہو اور اگر بھولے سے یا غلبۂ حال میں ایسا ہو جائے کہ اردو یا فارسی کی دُعا زبان سے نکل جائے تو کراہت بھی نہ ہوگی بشرطیکہ مضمون مفسد نہ ہو۔

(تعمیم ص ۶۵)

مسئلہ ۲۳: اپنی نماز کو رائیگاں اور بیکار سمجھ لینا یہ بھی تواضع نہیں ہے اعتدال کا درجہ یہ ہے کہ نماز کو اس حیثیت سے کہ اپنا فعل ہے ہیچ سمجھے مگر اس حیثیت سے کہ حق تعالیٰ کا عطیہ ہے یوں سمجھے کہ جس نماز کی توفیق ہم کو دی گئی ہے ہم اس کے بھی قابل نہ تھے، یہ محض حق تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایسے نالائقوں کو ایک دین کے کام کی توفیق دی۔ خلاصہ یہ کہ ناز نہ کرے بلکہ شکر کرے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آگے چل کر اس سے اچھے عمل کی توفیق ہوگی اور جب تم اپنے عمل کو ناقص و حقیر جانتے ہو تو اس کی اصلاح

کرو اور اصلاح میں کسی خاص درجہ پر اکتفاء نہ کرو جو خرابیاں اس میں ہیں سب کی اصلاح کرو اور پوری طرح سنوارو۔ صحیح طریقہ یہ ہے، نہ یہ کہ اس کو لاشی محض (بیکار) سمجھو اس کی بے قدری کرو بلکہ ہر درجہ میں اس کو ایک لحاظ سے خدا کی نعمت سمجھو اور دوسرے لحاظ سے اس کو کسی قابل نہ سمجھو ہر وقت تکمیل اور اصلاح کی فکر میں لگے رہو، اس سے نہ ناز ہوگا نہ ہمت ٹوٹے گی۔ بہر حال مطلب یہ ہے کہ زیادہ تواضع کرنے سے آدمی مایوس ہوجاتا ہے اور رحمت سے ناامیدی ہوجاتی ہے۔ (کسا، النسار ص۱۸؍۱۹)

مسئلہ ۲۴: بعض دفعہ ایسی صورت پیش آتی ہے کہ کوئی بے نمازی نمازیوں میں جا پھنستا ہے، نماز کا وقت آگیا اور سب نماز کے لئے تیار ہوگئے اب یہ بے نمازی آدمی بڑا پریشان ہوتا ہے، نماز نہ پڑھے تو سب لوگ اس کو ملامت کرتے ہیں، برا بھلا کہتے ہیں۔ اور نماز پڑھتا ہے تو یہ مصیبت ہے کہ اس کو غسلِ جنابت کی ضرورت ہے سب کے سامنے غسل کرے تو زیادہ بدنامی ہوتی ہے اب ایسی صورت میں یہ بے نمازی بدنامی سے بچنے کے لئے نماز میں شریک ہوجاتا ہے، اور فقہاء نے لکھا ہے کہ بے وضو نماز پڑھنا کفر ہے تو میں کہتا ہوں کہ ایسی حالت میں اگر کوئی ایسا شخص نماز پڑھے تو اس کو چاہئے کہ نماز کی نیت نہ کرے بلکہ بدوں نیت کے نماز کی نقل کرتا رہے اس طرح یہ شخص کفر سے بچ جائے گا، اگرچہ ترکِ نماز کے گناہ کے ساتھ دھوکا دینے کا بھی گناہ ہوگا کہ لوگ اس کو نمازی سمجھیں گے اور ہے بے نمازی مگر کفر سے بچ جائے گا۔

(تعمیم التعلیم ص۲۲)

سجدۂ تلاوت کی اغلاط

مسئلہ ۱ : بعض لوگ کہتے ہیں کہ سجدہ تلاوت کر کے دونوں طرف سلام پھیرے یہ بھی محض غلط ہے ۔

مسئلہ ۲ : بعض عورتیں سمجھتی ہیں کہ تلاوت کے دو سجدے ہونے چاہئیں یعنی ایک آیت پڑھے تو دو سجدے واجب ہوجاتے ہیں سو یہ محض غلط ہے ع‍ہ

مسئلہ ۱ : بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حالت حیض میں بھی اگر حائضہ سجدۂ تلاوت کی آیت کسی سے سُن لے یا کوئی عورت حالت نفاس میں کسی سے آیت سجدۂ سُن لے تو ان پر سجدۂ تلاوت واجب ہوجاتا ہے اس لئے پاک ہونے کے بعد اس کو سجدہ کرنا ہوگا ۔ یہ غلط ہے ان پر سجدہ واجب نہیں ہوتا ۔ (طحطاوی ص ۲۶۳)

ع‍ہ مطلب یہ ہے کہ ایک آیت تلاوت کرنے سے ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے جو نماز کی تمام شرائط کی رعایت رکھ کر بلا تکبیر تحریمہ اور بغیر سلام ادا کیا جاتا ہے ، کذا فی کتب الفقہ ۔ ۱۲ مہربان علی غفرلہ

قرأت و تجوید کی اغلاط

مسئلہ ۱: قرآن مجید میں بعضے مقامات پر بے موقع وصل کرنے سے کفر کا فتویٰ بعض نے لکھ دیا ہے، اور اس سے بڑھ کر یہ کہ الحمد شریف میں بعضے حروف کے وصل سے شیطان کا نام پیدا ہونا لکھ دیا ہے سو ان دونوں امر کی کوئی اصل نہیں، البتہ قواعد قرأت کے اعتبار سے یہ دونوں وصل بے قاعدہ اور قبیح ہیں مگر کفر یا شیطان کے نام کا دعویٰ محض تصنیف (گھڑی ہوئی بات) ہے۔

مسئلہ ۲: حفاظ وغیرہ میں مشہور ہے کہ سورۂ برأت پر کسی حالت میں بسم اللہ نہیں پڑھی جاتی۔ سو بات یہ ہے کہ صرف ایک حالت میں بسم اللہ نہیں ہے کہ اوپر سے پڑھتے پڑھتے سورۂ برأت شروع کرے باقی اگر تلاوت اسی سورت سے شروع کرے یا درمیان میں کچھ وقفہ کر کے بقیہ سورۃ پڑھے تو بسم اللہ پڑھے۔

اضافہ

مسئلہ[۳]: اکثر عورتیں قرآن پڑھنے میں اگر ان کے میاں کا نام آجاوے تو اس کو چھوڑ جاتی ہیں، یا چپکے سے کہہ لیتی ہیں، یہ واہیات بات ہے قرآن شریف پڑھنے میں کیا شرم۔

(بہشتی زیور دہم صـ۵۹)

مسئلہ[۴]: دستور ہے کہ (قرآن پاک کے)[1] ختم کے دن حفاظ سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھتے ہیں یہ مکروہ ہے، لہذا قابل ترک ہے۔

(اصلاح الرسوم)

[1] یعنی تراویح میں۔

تعویزات وعملیات اور استخارہ کی اغلاط

مسئلہ ۱: بعض عاملوں کو گو وہ اہل علم ہی ہوں، بعضے عملیات میں دن وغیرہ کی قید کی رعایت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اکثر عملیات میں ساعت یا دن کی قید ہوتی ہے جس کی رعایت بعضے عامل کرتے ہیں، بعضے ماہ کے عروج ونزول کا لحاظ کرتے ہیں، اور مبنیٰ ان سب کا وہی اعتقاد تاثیر نجوم ہے یہ باطل اور معصیت ہے سو یہ شعبہ نجوم کا ہے اور واجب الترک ہے۔ اور یہ خیال کہ یہ عمل کی شرط ہے یہ محض غلط ہے۔ میں نے ایسے اعمال میں یہ قید بالکل حذف کر دی ہے، اور بفضلہ تعالیٰ اثر میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ عمل کا اثر زیادہ تر خیال سے ہوتا ہے ان قیود کو اس میں کوئی دخل نہیں، یہ (دن وغیرہ کی قید کے) سب دعوے ہیں عاملوں کے، جو کہ غلط اور باطل ہیں۔

مسئلہ ۲: عوام میں بعضے اعمال چور کے معلوم کرنے کے جائز اور حجت سمجھے جاتے ہیں، سو سمجھ لینا چاہیئے کہ نہ تو جائز ہیں نہ شرعًا حجت ہیں، اور جس فن کا وہ عمل ہے اس کے اصول سے وہ عمل

قابل اعتبار نہیں، وہ بالکل خیال کے تابع ہے حتیٰ کہ اگر دو عامل مختلف دو شخصوں پر گمان چوری کا رکھتے ہوں تو ہر عامل کے عمل کا الگ الگ نام نکل آوے گا بلکہ اگر ان عاملوں کو فرضی نام بھی بتلا دیئے جاویں تو اس عمل سے وہی نام نکل آویں گے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ عمل کوئی چیز نہیں، محض خیالی چیز ہے۔

مسئلہ ۳: اس طرف بھی اکثر عامل التفات نہیں کرتے کہ آیات قرآنیہ کو بے وضو لکھ دیتے ہیں اسی طرح بے وضو آدمی کے ہاتھ میں دیدیتے ہیں اس کا لکھنا اور مَس کرنا (یعنی چھونا) دونوں بلا وضو ناجائز ہیں۔

مسئلہ ۴: بعض کو خاص استخارہ اس غرض سے بتلاتے دیکھا ہے کہ اس سے کوئی واقعہ ماضیہ یا مستقبلیہ معلوم ہو جائے گا سو استخارہ اس غرض کے لئے شریعت میں منقول نہیں بلکہ وہ تو محض کسی امر کے کرنے نہ کرنے کا تردّد رفع کرنے کے لئے ہے، نہ کہ واقعات معلوم کرنے کے لئے بلکہ ایسے استخارہ کے ثمرہ پر یقین کرنا بھی ناجائز ہے۔

اضافہ

مسئلہ: ایک طحال (تلی) کے تعویذ میں قید تھی کہ سنیچر اور بدھ کے دن کیا جاوے اس کو حضرت والا نے ساقط کر دیا اور فرمایا

یہ کسی نجومی کی من گھڑت ہے اور بلا قید دن کے استعمال کرانا شروع کر دیا اور باذنہ تعالیٰ وہی نفع ہوا۔ (مجالس الحکمۃ ص۷۷)

مسئلہ ۶: اکثر عوام عملیات کو ایسا مؤثر سمجھتے ہیں کہ حق تعالیٰ سے غافل اور بے بہرہ ہو جاتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھے رہتے ہیں حتیٰ کہ عامل ان آثار کو قریب قریب اپنے اختیار اور قدرت میں سمجھنے لگتا ہے بلکہ کبھی زبان سے بھی دعوی کرنے لگتا ہے، کہ میں ایسا کر دوں گا، تو ایسا جازم اعتقاد کہ ضرور اس میں فلاں تاثیر ہے اور اسی پر نظر اور کامل اعتماد یہ ناجائز ہے۔ اگر عامل کا اعتقاد نہ بھی ہوا تو کیا ہوا جبکہ (جہلاء کا یہ اعتقاد ضرور ہوتا ہے چنانچہ حکمی عمل اور تدبیر بہدف کو تلاش کرتے پھرا کرتے ہیں، یا اولاد ہونے کے لئے دوسرے کی اولاد کو ضرر پہونچاتے ہیں، اور تعویذ دے کر اس فساد کا زیادہ سبب بنتا ہے۔ ایسے شخص کو تعویذ دینا درست نہیں معلوم ہوتا ہے، کیونکہ معصیت کا سبب بننا بھی معصیت ہے۔ اسی طرح بعض اوقات دوسرا مفسدہ اس پر مرتب ہوتا ہے وہ یہ کہ جب اثر نہیں ہوتا تو جاہل یوں کہتا ہے کہ اللہ کے نام میں بھی تاثیر نہیں حالانکہ اللہ کا نام ان باتوں کے لئے تھوڑا ہی ہے وہ تو دل کے امراض کے لئے ہے اس لئے (اگر ایسے تعویذ کا) اثر نہ ہو تو خواہ مخواہ (بلا وجہ) اللہ کے نام کو بے اثر سمجھنا غلط ہے، لہٰذا چاہیئے کہ اس کو بے اثر نہ سمجھے۔ (حسن العزیز ص۲۰۲)

مسئلہ ۷: بعض اوقات اس سے نعوذ باللہ قرآن وحدیث

کے صحیح ہونے اور حق تعالیٰ کے صادق الوعد ہونے میں شبہ کرنے لگتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس مفسدہ سے بچنا اور بچانا دونوں امر واجب (اور لازم) ہیں پس ایسے لوگوں کو ہرگز تعویذ نہ دیا جائے اور جہاں ایسا (عقیدہ اور یقین نہ ہو بلکہ صرف ایسا اندیشہ) احتمال ہو تو کہہ دے کہ دیکھو یہ مثل دوا طبی کے ہے مؤثر حقیقی نہیں نہ اس پر اثر مرتب ہونے کا حتمی وعدہ اللہ اور رسول کی طرف سے ہوا نہ اللہ کے نام اور کلام کا یہ اصلی اثر ہے۔

مسئلہ ۸: لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ جو بات تعویذ سے ہوگی وہ پڑھنے سے بھی نہ ہوگی، حالانکہ اس کی کوئی دلیل نہیں۔ (محض بے اصل اور بے دلیل ہے بلکہ خلاف دلیل ہے) تعویذ لکھنے کا طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں ثابت نہیں البتہ آپ کا معمول تھا کہ آپ پڑھ کر دم فرما دیا کرتے تھے۔ (اشرف العلوم ص۲۶)

مسئلہ ۹: تعلیق تمائم و تعاویذ (یعنی تعویذوں کا گلے وغیرہ میں لٹکانا) قائم مقام قرارت کے ہے یعنی جو لوگ نہ پڑھ سکیں مثلاً نابالغ ہوں تو ان کے گلے میں لکھ کر ڈال دیا جائے اور بڑے جو پڑھ سکتے ہیں ان کو قرارت کرنا ہی اصل ہے (یعنی ان کو خود پڑھنا چاہیئے) دلیل اس کی حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص کی ہے جس میں اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کا بڑوں کو یاد کرا دینا اور بچوں کے گلے میں لکھ کر لٹکانا آیا ہے۔ (مقالات ص۱۶)

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل عملیات (تعویذات) میں زبان سے ہی کہنا ہے، لیکن جو بچہ وغیرہ پڑھنے پر قادر نہ ہو اس کے واسطے حدیث میں ہی ایک صحابی سے منقول ہے، کتبہا فی صک وعلقہا فی عنقہ، یعنی لکھ کر بچے کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ سمجھداروں کے واسطے کہیں کسی روایت سے ثابت نہیں کہ تعویذ اس کے گلے (وغیرہ) میں لٹکایا دیا باندھا گیا ہو۔ اب تعویذ کی ایسی رسم ہو گئی ہے کہ بوڑھے بوڑھے تعویذ مانگتے ہیں یا آگے ترقی کی دعا منگواتے ہیں، بس لوگ یوں چاہتے ہیں کہ محنت نہ کرنا پڑے، بس جو کام ہو وہ تعویذ (یا دوسرے کی دعا) ہی سے نکل جائے خود کچھ نہ کرنا پڑے، یاد رکھو یہ تعویذ صرف بچوں کے لئے ہیں جو کہ خود پڑھنے اور لکھنے سے قاصر اور معذور ہیں۔ (اشرف صہ۲۶)

مسئلہ : آجکل عملیات میں بکثرت دھوکا دیا جاتا ہے اور اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، بعض میں تو خود عامل ہی دھوکہ میں ہے اور بعض خود تو دھوکا میں نہیں بلکہ حقیقت جانتے ہیں مگر پیسے کمانے کے لئے قصداً معمول کو دھوکہ دیتے ہیں۔ بعضے لوگ حاضرات کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اس سے جنات حاضر ہوتے ہیں اور کسی عورت یا طفل نابالغ کے ہاتھ میں کوئی نقش یا بعضے اس کے انگوٹھے پر سیاہی اور تیل لگا کر اس کو نگاہ جما کر دیکھنے کو کہتے ہیں اور اس کو کچھ صورتیں نظر آنے لگتی ہیں جن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہ جن ہیں، یہ جنات

کے آنے کا دعویٰ نرا انخداع یا خداع ہے (یعنی دھوکہ کھانا یا دھوکہ دینا ہے)۔

مسئلہ ۱۲: بعضے عامل ان امور کو (یعنی عملیات کو) داخل بزرگی سمجھتے ہیں، اور اس کی کوشش بھی کرتے ہیں کہ لوگ ان کو ان عملیات سے بزرگ اور ولی اور مقدس سمجھیں حالانکہ عملیات اگر صحیح اور مشروع بھی ہیں، تب بھی امور دنیویہ و اسباب طبعیہ سے مثل تدابیر طبیہ کے ہیں پس اس کو بزرگی سمجھنا یا سمجھانا بڑا دھوکہ ہے۔ (التقیٰ فی الرقیٰ)

مسئلہ ۱۳: یہ آفت بھی اس زمانہ میں بکثرت ہے کہ کسی آنے والے سے یہ نہیں کہتے ہیں کہ اس کام کا عمل ہم کو معلوم نہیں بلکہ کچھ نہ کچھ گھڑ کر لکھ دیتے ہیں، پڑھ دیتے ہیں، اور پیسے ٹھگ لیتے ہیں۔ (التقیٰ)

مسئلہ ۱۴: بعضے بلا اشتراط واقعی محض حیلہ سے مشک، زعفران وغیرہ قیمتیں چیزیں وصول کر لیتے ہیں۔ یہ بھی دھوکہ ہے۔ (التقیٰ)

مسئلہ ۱۵: بعضے عامل دھوکہ دینے کو کچھ شعبدے بھی یاد کر لیتے ہیں، مثلاً کاغذ پر پیاز وغیرہ کے عرق سے کوئی ڈراؤنی شکل بنائی اور آگ کے قریب کر دینے سے وہ نمودار ہو گئی اور دیکھنے والوں سے کہہ دیا کہ بس وہ آسیب اس میں اتر آیا یا ایسے ہی اس قسم کا کوئی دھوکہ ہو سب ناجائز ہیں۔ (التقیٰ)

مسئلہ ۱۶: اکثر تعویذ لکھنے والوں کا آجکل بھی یہی حال ہے کہ اس نقش کی حقیقت بھی معلوم نہیں ہوتی لیکن ویسے ہی کسی کی تقلید (یعنی دیکھا دیکھی) سے یا کسی کتاب وبیاض وغیرہ سے نقل کر کے لکھ دیتے ہیں یہ سب ناجائز ہے۔ (التقیٰ)

مسئلہ ۱۷: بعضے الفاظ جن کے معنی معلوم نہ ہوں یا ایسا نقش جس میں ہندسے لکھے ہوں لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ کس چیز کے ہندسے لکھے ہیں، ایسے نقش وتعویذات کا استعمال ناجائز ہے۔ جب کلمات غیر معلوم المعنیٰ سے جھاڑ پھونک کرنا جائز نہیں تو جن الفاظ کے معنی یقیناً خلاف شرع ہوں مثلاً کسی مخلوق کو ندا ہوتی ہے، لکھنے میں یا پڑھنے میں جیسے بعض تعویذوں میں اَجِبْ یا جبرئیل، یا میکائیل ہوتا ہے، کسی عمل میں یا دردائیل یا کلکائیل ہوتا ہے۔ بعضے لوگ شیخ عبدالقادر شیئاً للہ کا ورد کرتے ہیں یا مثلاً بعضے تعویذوں میں ندا ودعا تو نہیں ہوتی بلکہ کسی بزرگ کا توسل ہوتا ہے یا ان کے نام کی نذر ونیاز ہوتی ہے، لیکن اس کے اثر مرتب ہونے میں ان بزرگوں کا دخل بھی سمجھتے ہیں، یہ سب شرعاً ممنوع وباطل ہے۔ (التقیٰ)

مسئلہ ۱۸: اسی طرح بعضے اعمال (یعنی عملیات) میں تصویریں وغیرہ بنائی جاتی ہیں، بعضے قرآن اُلٹا پڑھتے ہیں، بعضے قرآن کے اندر اور عبارتیں اس طور سے داخل کر دیتے ہیں کہ نظمِ قرآنی مختل ہو جاتی ہے۔ یہ سب حرام اور معصیت ہیں۔ (التقیٰ)

مسئلہ ۱۹ : لوگ جو تعویذوں پر بھروسہ کر لیتے ہیں، اور طاعون کے زمانے میں اپنی درستی اعمال کی فکر نہیں کرتے سو میں بقسم کہتا ہوں کہ تعویذ سے کچھ معتد بہ فائدہ نہیں ہوتا اور میں تعویذ سے منع نہیں کرتا مگر اس میں یہ ڈر ضرور ہے کہ اس میں سے اکثر بے فکری ہو جاتی ہے، کہ فلاں بزرگ نے تعویذ دے دیا ہے بس کافی ہے پھر اس سے اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتے یہ سخت غلطی ہے۔ (مقالات صـ۲۴۳)

مسئلہ ۲۰ : یہ محض غلط مشہور ہے کہ تعویذ لے کر دریا سے عبور کرنا (یعنی پار ہونا) پڑے تو بغیر موم جامے تعویذ کا اثر جاتا رہتا ہے ہاں یہ تو سنا ہے کہ سحر (یعنی جادو) کا اثر دریا سے جاتا رہتا ہے کیونکہ وہ سفلی عمل ہوتا ہے تو ناپاک اثر پاک چیز سے زائل ہو سکتا ہے۔ (حسن العزیز)

مسئلہ ۲۱ : بہت سے آدمی تعویذوں کی بدولت ہلاک ہو جاتے ہیں، کیونکہ تعویذوں کے بھروسے پر مریض کے مرض کا علاج کرتے نہیں اور مریض ختم ہو جاتا ہے۔ (کمالات صـ۱۲۰ ج ۳)

اگر تعویذ کا اثر نہ ہو خواہ مخواہ اللہ کے نام کو بے اثر نہ سمجھیں، حالانکہ اللہ کا نام ان کاموں کے لئے تھوڑا ہی ہے وہ تو دل کے امراض کے لئے ہے۔ (حسن العزیز صـ۲۰۲)

مسئلہ ۲۲ : اگر عملیات میں غرض فاسد و نامشروع ہو گو وہ عملیات فی نفسہ مباح ہوں لیکن اس غرض نامشروع سے وہ عمل ناجائز ہو جاوے گا اس میں بھی لوگ بکثرت مبتلا ہیں کوئی تسخیر کا عمل پڑھتا ہے،

جس کی حقیقت ہے قلوب کا مغلوب کرلینا کہ وہ ایک گونہ جبر ہے تحصیل مال یا استخدام میں چونکہ مسخّر کے ذمہ یہ امور واجب نہیں ہیں، ایسا جبر اُن پہ ڈالنا حرام ہوگا بالخصوص جبکہ مسخّر سے کسی معصیت کا خواہاں ہو جیسا کسی عورت وغیرہ کو مسخر کیا جاوے یا بعضے بلا استحقاق شرعی اپنے دشمن کو ہلاک کر دیتے ہیں، یا مقدمہ کی فتحیابی کا تعویذ دیدیتے ہیں، گو وہ شخص ناحق ہی پر ہو یا بعضے زوجین میں تفریق کر دیتے ہیں، جو بالکل حرام ہے۔ یا جنّات کو جلا دیا جاتا ہے، جس کی مخالفت حدیث میں وارد ہے اِلاَّ اَنْ یَضْطَرَّ ۔ یہ سب اغراض اور مثل ان کے جو ہوں سب حرام اور معصیت ہیں اس لئے ایسے اعمال بھی ناجائز ہیں۔ بعضے عملوں میں صاحب حاجت کو تھپڑ مارتے ہیں ایذار و اہانت و ظلم ہے جس کا حرام ہونا ظاہر ہے یا یہ کہ تحقیق نہ ہو کہ حق پر ہے یا باطل پر ہے۔ (التقی)

مسئلہ ۲۳: (بعض لوگ کسی نئے کام کرنے کے لئے ہر حال میں استخارہ کے لئے کہہ دیتے ہیں سو یہ صحیح نہیں) بات یہ ہے کہ استخارہ (ہر شخص کے لئے نہیں بلکہ) اس شخص کا (استخارہ کرنا) مفید ہوتا ہے جو خالی الذہن ہو ورنہ جو خیالات دماغ میں بھرے ہوتے ہیں، ادھر ہی قلب مائل ہو جاتا ہے اور وہ شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہ بات مجھ کو استخارہ سے معلوم ہوئی ہے، حالانکہ جواب میں اس کے خیالات ہی نظر آتے ہیں۔ (اشرف العلوم ص۴۳۵)

مسئلہ[۲۴]: تعویذ گنڈوں میں عاملوں نے اپنی دکان کی حفاظت کے لئے یہ مسئلہ بنا رکھا ہے کہ جب تک اجازت نہ ہو عمل چلتا ہی نہیں تو یہ سب مہمل باتیں ہیں ان کی کچھ اصل نہیں ہے کہ اجازت ہو تو عمل کا اثر ہو۔

(اشرف العلوم ص۲۴)

مسئلہ[۲۵]: تعویذ اور عملیات میں بہت سے لوگ اسی دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں، کہ جس عمل سے کسی کو نفع ہوتا ہو وہ جائز ہے خواہ اس میں شیاطین سے استعانت ہو یا کیسے ہی بیہودہ کلمات استعمال کرنے پڑتے ہوں۔ آپ نے دیکھ لیا کہ شراب اور جوئے کی نسبت حق تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ ان میں لوگوں کے لئے ایک نفع نہیں بلکہ بہت سے منافع ہیں مگر پھر بھی یہ حرام ہے۔ کیوں، محض اس لئے کہ خدا ان کو پسند نہیں فرماتے ان سے ناراض ہوتے ہیں۔ اب یہ مسئلہ بالکل حل ہو گیا کہ حرمت کا مدار خدا تعالیٰ کی ناراضی پر ہے۔

(تعمیم التعلیم ص۲۱)

مسئلہ[۲۶]: بعضے عملیات میں ترکِ حیوانات وغیرہ ہوتا ہے اس میں بنا بر کسی مصلحت کے عمل کے درجہ تک تو کوئی ملامت نہیں لیکن اکثر عامل یا دیکھنے والے اس ترک کو موجب تقرب الی اللہ اور اطاعت مقصودہ سمجھنے لگتے ہیں، ایسا اعتقاد بدعت سیئہ اور ضلالتِ محضہ اور تعدّی حدود شریعت اور مخالفت سنّتِ حقّہ ہے۔

(التقی ص۳۲)

مسجد اور عیدگاہ کی اغلاط

مسئلہ ۱: بعض عوام کہتے ہیں کہ مسجد کا چراغ خود گل نہ کرے سو یہ بات لغو ہے، بلکہ جب حاجت نہ رہے گل کر دینا چاہیئے ، ورنہ اسراف بھی ہے ، اور تنہائی میں چراغ جلتا چھوڑنا منع بھی ہے ۔

مسئلہ ۲: بعض عوام کو اس کا بھی پابند دیکھا ہے کہ جب جمعہ کے لئے آتے ہیں اوّل مسجد میں تھوڑی دیر بیٹھ کر پھر سنتیں پڑھتے ہیں گو نزدیک ہی سے آئے ہوں اور گو سانس درست کرنے کی بھی ضرورت نہ ہو ۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور سانس کی درستگی کرنے کی ضرورت ہو تو یہ) تھوڑی دیر کھڑے رہنے سے بھی ممکن ہے یہ کیا ضروری ہے کہ بیٹھ ہی جاویں ۔

اضافہ

مسئلہ ۳: بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب نماز پڑھتے ہیں تو ساری مسجد کو چھوڑ کر مشرقی جانب صحن مسجد کے ختم پر نیت

باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں ایسا کرنے سے لوگوں کو اس قدر تکلیف ہوتی ہے کہ اگر وہ شمال سے جنوب کو یا بالعکس جانا چاہیں تو ان کی ختمِ نماز کا انتظار کریں، یا پوری مسجد کا طواف کر کے (یعنی چکر لگا کے) جاویں۔

(حسن العزیز)

مسئلہ ۴: اکثر لوگ مسجد کی چیز اپنے برتنے کے لئے لے جاتے ہیں کوئی آگ لے جاتا ہے، کوئی شقاوہ میں سے پانی لے جاتا ہے، کوئی وہاں کا فرش اپنے دعوتیوں کے بٹھلانے کے لئے لے جاتا ہے، کوئی استنجے کے ڈھیلے اپنے گھر استنجا کرنے کے لئے لے جاتا ہے۔ اسی طرح بعض بڑے بڑے مجمعوں کو مسجد میں کھانا کھلاتے ہیں، گویا مسجد چوپال ہے، یا ان کی بیٹھک ہے۔ ان سب امور سے اجتناب واجب ہے۔ اور منجملہ احترام مسجد کے یہ بھی ہے کہ وہاں بدبودار چیز نہ لے جائے حتیٰ کہ مٹی کا تیل اس کے اندر نہ جلایا جائے، دیا سلائی اس کے اندر نہ جلائے باہر چراغ روشن کر کے اندر رکھ دے۔ تمباکو کھانے پینے والا جبکہ خوب منہ صاف نہ کر لے اس میں داخل نہ ہو۔

مسئلہ ۵: مساجد میں (ماہ رمضان میں) عموماً روزانہ اور ختم کے روز کثرت سے روشنی کرنا اس میں بہت سی مکروہات ہیں (مثلاً) مسجد تماشا گاہ بنتی ہے۔ عبادت گاہ کا تماشا بنانا کس قدر معیوب ہے (ظاہر ہے) اور اکثر روشنی کرنے والوں کی نیت وہی ناموری ہوتی ہے کہ فلاں شخص نے ایسا اہتمام کیا۔

مسئلہ : (تراویح میں کلام پاک کے) ختم کے روز اکثر مساجد میں معمول ہے کہ شیرینی تقسیم ہوتی ہے، اس میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

مسئلہ : بعض لوگ مساجد اور مدارس کے لئے زبردستی چندہ وصول کرتے ہیں یہ تو اس (مال حرام اپنے لئے جمع کرنے) سے بھی بدتر ہے کہ نہ خود منتفع ہو نہ خدا راضی ہوا۔ (یہ سب مسئلے اصلاح الرسوم سے لئے ہیں)۔

مسئلہ ٩ : بعض لوگ بے پروائی سے مسجد میں بیٹھ کر وضو کر لیتے ہیں (یہ بالکل احترام مسجد کے خلاف ہے)۔ (مقالات ص ٨٥)

مسئلہ ١٠ : آج کل عام طور سے بچوں کو عیدگاہ لے جانے کا رواج ہو گیا ہے، جس کو دیکھو وہ اپنے ساتھ ایک دُم چھلا ضرور لئے ہوتا ہے اور حیرت تو یہ ہے کہ باوجود ہر سال تکلیف اٹھانے کے پھر بھی لوگوں کو اس کی ذرا حس اور تمیز نہیں ہوتی، شاید کوئی سال ایسا ہوتا ہو کہ بچے عیدگاہ میں جاکر عین نماز کے وقت رونا بسورنا (یعنی سسکنا) نہ شروع کرتے ہوں بلکہ ایک دو تو ان میں سے ہگ موت بھی دیتا ہے۔

مسئلہ ١١ : اکثر لوگ عیدین یا جمعہ میں اور نمازوں میں پہلے سے خود یا کسی نوکر، دوست، آشنا کی معرفت مسجد میں اپنا کپڑا یا تسبیح قبضے کے لئے رکھ دیتے ہیں، اور آزادی و بے فکری سے جب جی چاہتا ہے تشریف لے جاتے ہیں، سو یہ بات بالکل شریعت کے خلاف ہے۔ (اصلاح الرسوم)

مسئلہ ۱۲: اکثر قصبات میں عیدین کی امامت اور بعض جگہ جمعہ اور نماز پنجگانہ بھی محض موروثی بنا برد عوائے ریاست کی طرح چلی آتی ہے خود امام صاحب میں اہلیت ہو یا نہ ہو۔ بعض جگہ تو امام قرآن بھی صحیح نہیں پڑھ سکتا، ایسی صورت میں نماز ہی سب کی باطل ہوگی اور اگر الٹا سیدھا (یعنی جوں توں کر کے کسی نہ کسی طرح) صحیح پڑھ بھی لیا (تو خیر) مگر مقتدی لوگوں کو اس کی امامت ناگوار ہے اور جبراً دکر ھاً بخیال احتمال فتنہ کے ساکت ہیں، تو اس امام کو سخت گناہ ہوگا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ ایسے امام کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(اصلاح الرسوم)

مسئلہ ۱۳: بعضوں کی عادت ہے کہ کسی لڑکے یا ماما سے کہہ دیا کہ مسجد میں جا کر وہیں کے لوٹے میں پانی لے کر سب نمازیوں سے دم کرا کر لیتے آنا فلانے بیمار کو پلا دیں گے یا ختم قرآن ہونے کے وقت دم کرا کر برکت کے واسطے لیتے آنا، یاد رکھو کہ مسجد کا لوٹا اپنے برتاؤ میں لانا منع ہے اپنے گھر سے کوئی برتن دینا چاہیئے۔

(بہشتی زیور دوم صہ ۵۸)

مسئلہ ۱۴: بعض بڑی بوڑھیوں بلکہ بعض جوانوں کی بھی عادت ہے منت مانتی ہیں کہ اگر میری فلانی مراد پوری ہو جاوے تو مسجد میں جا کر سلام کروں یا مسجد کا طاق بھروں پھر مسجد میں جا کر اپنی منت پوری کرتی ہیں۔ سو یاد رکھو عورتوں کو مسجد میں جانا اچھا

نہیں نہ جوان کو نہ بوڑھی کو کچھ بے پردگی ضرور ہوتی ہے۔ اللہ میاں کا سلام یہی ہے کہ کچھ نفلیں پڑھ لو، دل سے زبان سے شکر ادا کر لو، سو یہ گھر میں بھی ممکن ہے اور طاق بھرنا یہی ہے کہ جو توفیق ہو محتاجوں کو بانٹ دو سو یہ بھی گھر میں ہو سکتا ہے۔ (بہشتی زیور دہم صہ ۵۸)

مسئلہ ۱۵: آج کل لوگ تعمیر مساجد میں اپنے کو شتر بے مہار (یعنی بالکل آزاد) سمجھتے ہیں، کسی قسم کے حدود و قیود کی رعایت نہیں کرتے، اور اس جواب کو کافی خیال کرتے ہیں، کہ ہم اپنا گھر تو نہیں بناتے۔ حالانکہ یہ جواب بالکل غیر کافی ہے۔ کیونکہ خدا کے گھر میں تو بدرجۂ اولیٰ احتیاط کی ضرورت ہے (اسراف وچندہ وغیرہ) خلاف شرع افعال اور (خلاف شرع ریا وتفاخر وغیرہ کی) نیت سے بچنا ضروری ہے۔ (تاسیس البنیان صہ ۳۶،۳۴)

دعا اور ذکر کی اغلاط

مسئلہ[۱] : عوام میں مشہور ہے کہ بے وضو درود شریف پڑھنا درست نہیں سو یہ بالکل غلط ہے بلکہ قرآن شریف بھی پڑھنا بلا وضو درست ہے، البتہ قرآن شریف کو ہاتھ لگانا درست نہیں۔

مسئلہ[۲] : ذکر جہری کو بعض مشائخ بلا کسی شرط کے جائز سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے۔ اس کے جواز کی ایک بہت ضروری شرط یہ ہے کہ اس سے کسی نماز پڑھنے والے کا دل پریشان نہ ہو اور سونے والے کی نیند خراب نہ ہو اور جہاں اس کا احتمال ہو آہستہ ذکر کرے اگرچہ پکار کر کرنے کی تعلیم کی گئی ہے۔

مسئلہ[۱] : بعض جگہ رواج ہے کہ مقتدی سنن و نوافل پڑھ کر امام کے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں امام ان کے لحاظ سے زور سے دعا پڑھتا ہے اور مقتدی آمین آمین پکارتے ہیں، یہ رواج سنت کے خلاف ہے، علماء نے اسے بدعت کہا ہے۔

(بزازیہ بحوالہ نماز کے مسائل صد ۹۹)

اضافہ

مسئلہ: مشہور ہے کہ تسبیح اس طرح سیدھی اور اسی طرح الٹی اور اس طرح پڑھے اور اس طرح نہ پڑھے۔ شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔

مسئلہ۴: عام طور سے خیال ہے کہ جو امر اپنے اختیار سے خارج ہوتا ہے، وہاں تو مجبور ہو کر دعاء کرتے ہیں ورنہ تدبیر پر اعتماد ہوتا ہے (یہ درست نہیں) بلکہ امور اختیاریہ میں بھی دُعا کی سخت ضرورت ہے۔

مسئلہ۵: بعض یہ سمجھ کر دُعا نہیں کرتے کہ قبول تو ہوتی ہی نہیں پھر دعاء کرنے سے کیا فائدہ سو خود یہی سمجھنا غلط ہے کہ خداوند تعالیٰ دعاء قبول نہیں کرتے (بلکہ واقعہ میں دُعا کی قبولیت میں رکاوٹ ڈالنے والے اسباب خود اپنی ذات میں ہوتے ہیں) اکثر دُعائیں گناہ کی ہوتی ہیں (اس لئے قبول نہیں ہوتی) اب ان کا قبول نہ کرنا بھی خدائے تعالیٰ کی رحمت ہے۔ (تسہیل صد۵۴)

مسئلہ۶: دُعا کے لئے جب پورے طور سے قلب کو حاضر نہ کرے گا اور عاجزی اور انکساری کے آثار اس پر ظاہر نہ ہوں گے، وہ دعاء دعا نہیں خیال کی جا سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ تو قلب کی حالت کو دیکھتے ہیں، دعاء میں خضوع اور خشوع ہی مقصود ہے، اگر بغیر اس کے بھی کسی کی دُعاء بظاہر قبول ہو جائے تو اس کو یہ سمجھنا چاہیئے، کہ یہ خداوند تعالیٰ کا مجھ پر ابتدائی (اور از سرِ نو) احسان ہے دعاء کا اثر نہیں۔

مسئلہ: بعض لوگ بزرگوں سے دُعا کراتے ہیں، کہ ہمارا لڑکا فلاں امتحان میں پاس ہو جائے اور ڈپٹی کلکٹری تحصیلداری وغیرہ مل جائے، سو یہ دُعا سرے سے ناجائز ہے، کیونکہ حکومت کی اکثر ملازمتیں خلاف شرع ہیں، (اس لئے گناہ کی دُعا ہوئی)۔
(تسہیل ص۵۴)

مسئلہ: اور ایسی دُعا میں خود مشائخ اور علماء کو احتیاط کرنی چاہیئے کہ ایسے مقدمات اور امور ممنوعہ کے واسطے دُعا نہ کیا کریں کیونکہ گناہ ہوگا، اور صاحبِ حاجت تو صاحب الغرض مجنون (کا مصداق) ہو جاتا ہے، اس پر اعتبار اور بھروسہ نہیں چاہیئے، اگر ایسا ہی کسی کی دل شکنی وغیرہ کا خیال ہو تو یوں دعاء کرے، کہ یا الٰہی جس کا حق ہو اس کو دلوایئے، باقی ایسی ناجائز دعاء نہ اپنے لئے کریں نہ غیر کے لئے۔
(تسہیل ص۵۴)

مسئلہ: اکثر عوام کی عادت ہے کہ دعاء کے ختم کرنے کے بعد جب منہ پر ہاتھ پھیرتے ہیں، اس وقت کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں، سو یہ کلمہ فی نفسہ بہت اونچا درجہ رکھتا ہے، مگر چونکہ اس موقع پر اس کا پڑھنا احادیث سے ثابت نہیں، اس لئے ترک کرنا چاہیئے، دعاء کے ختم پر درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۹: بعض لوگ شکایت کیا کرتے ہیں کہ یہ معلوم ہے کہ دعاء مانگنا ضروری ہے مگر جب ہم دعا مانگتے ہیں، تو ہمارا دعا میں جی نہیں لگتا اس لئے یہ لوگ دعا نہیں مانگتے سو وجہ اس شکایت کی یہ ہے کہ لوگوں کو دعاء کی خاصیت معلوم نہیں، دعا کی خاصیت یہ ہے کہ اگر کثرت سے مانگی جاوے تو اس میں جی لگنے لگتا ہے اور یہی حکمت ہے اس میں کہ دعاؤں کو تین تین بار کہنے کو سنت فرمایا گیا ہے اور اس سے زیادہ ہو تو زیادہ نافع ہے۔

(اشرف العلوم ص ۴۴۸)

مسئلہ ۱۰: چلتے وقت یہی کہنے کی رسم پڑ گئی ہے (کہتے ہیں) کہ دعاء میں یاد رکھئے گا اور اس پر کوئی روک ٹوک نہیں کرتا۔ میں پوچھتا ہوں کہ دعا کرنا بھلا یاد کیسے رہے گا (اس لئے) بجائے اس کے دوسرے کے اوپر یاد رکھنے کا بوجھ رکھا جائے جب جی چاہا کرے خود ہی دعا کے لئے خط کیوں نہ لکھ دیا کریں۔ (افاضات ص ۲۸۴)

مسئلہ ۱۱: بعض لوگوں کو استغفار میں یہی خیال ہے کہ توبہ و استغفار سے وہی گناہ معاف ہوتا ہے جس کا نام لیا جائے یا دل میں خیال کیا جائے اور جس گناہ کا اس وقت خیال بھی نہ ہو وہ معاف نہ ہوگا۔ یہ خیال غلط ہے، صحیح یہ ہے کہ، اجمالی استغفار سب گناہوں کی مغفرت کے لئے کافی ہے۔

(السبر بالصبر ص ۱۴)

حالتِ نزع اور جنازہ کی اَغلاط

مسئلہ ١: مشہور ہے کہ خاوند بیوی[1] کے جنازہ کا پایہ بھی نہ پکڑے، سو یہ بھی محض غلط ہے، اجنبی لوگوں سے وہ زیادہ مستحق ہے۔

مسئلہ ٢: مشہور ہے کہ اگر میت گھر میں ہو یا محلہ میں ہو اس کے لے جانے تک کھانا پینا گناہ ہے، یہ بات بھی محض بے اصل ہے۔

مسئلہ ٣: عوام کہتے ہیں کہ میت کے غسل کے پانی پر پاؤں رکھنا درست نہیں اور اسی خیال سے غسل دینے کے لئے ایک[2] لحد کھودتے

---

[1] اسی طرح یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ شوہر کے مر جانے کے بعد عورت کو اس کا چہرہ نہیں دیکھنے دیتے بیوی روتی بیٹھتی رہ جاتی ہے، یہ بیوی پر ظلم و زیادتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان دونوں کا اب نکاح ٹوٹ گیا اس لئے دیکھنا منع ہے، تو نکاح کے ختم ہونے کا مطلب یہ نہیں جو لوگوں نے سمجھا۔

[2] معلوم ہوا کہ میت کے غسل کی لحد ضروری نہیں، بلکہ کسی نالی یا بغیر نالی تختہ وغیرہ رکھ کر میت کو غسل دیا جائے تب بھی کوئی مضائقہ اور گناہ نہیں، ویسے غسل کے لئے لحد کھودنا بھی ناجائز نہیں، ہاں لحد کو ضروری اور شرعی حکم سمجھنا غلط ہے۔ م

ہیں، کہ سب پانی اس میں لے ہے، سو یہ بالکل غلط ہے۔

مسئلہ ۴: بعضے عوام محرم[1] میں قبروں پر تازہ مٹی ڈالنے کو ضروری سمجھتے ہیں، سو اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے۔

مسئلہ ۵: بعضے عوام[2] میں اس کا بڑا اہتمام ہے کہ مردے کو گھر کے برتنوں سے غسل نہ دینا چاہئے بلکہ کورے منگا کر غسل دلوے اور پھر ان برتنوں کو گھر میں استعمال نہ کرے بلکہ مسجد میں بھیجدیں یا پھوڑ دیں، یہ بھی محض بے اصل ہے۔

مسئلہ ۶: اکثر جگہ دستور ہے کہ جنازہ دفن کرتے وقت مردہ کو چت لٹا کر صرف چہرہ اس کا قبلہ کی طرف کر دیتے ہیں، یہ ٹھیک نہیں

---

[1] ہاں دن تاریخ مہینہ کی تعیین کئے بغیر قبر پر تازہ مٹی ڈالنا جائز ہے۔

[2] اسی طرح عام رواج ہے کہ میّت پر ڈالی جانے والی زائد چادر اپنے استعمال میں نہیں لاتے، بلکہ میت کو نہلانے والے شخص، فقیر یا مسجد کے مؤذن کو دیدیتے ہیں، سو اگر یہ اجرت ہے تو اجرت کا پہلے سے طے ہونا ضروری ہے، اور اگر ایصال ثواب کی نیت سے دیا ہے تو تمام وارثوں کی اجازت و رضامندی شرط ہے، اور اگر ورثہ میں بعض نابالغ ہیں تو ان کی اجازت بھی معتبر نہیں، لہذا اس سے بچنا ضروری ہے، نیز مؤذن وغیرہ کا اس چادر کو اپنا حق جاننا اور مطالبہ کرنا سب ناجائز ہے۔ م

بلکہ قبلہ کی طرف بالکل کروٹ دے دینا چاہیئے۔

اضافہ

مسئلہ ۷: بعض لوگ میت کے دفن کے بعد عذاب قبر کے رفع کے واسطے اذان کہتے ہیں، نعوذ باللہ کیا فرشتوں کو بھگاتے ہیں، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ (کلمۃ الحق ص ۴۹)

مسئلہ ۸: مشہور ہے کہ ہمسایہ کے مکان میں جب تک میت رکھی رہے اس وقت کھانا کھانا درست نہیں، خواہ کتنی ہی بھوک لگے، سو یہ محض بے اصل ہے، اس کا کوئی ثبوت نہیں، بلکہ خود اہل میت کے لئے بھی کھانے سے پرہیز کا شرعاً کوئی حکم نہیں۔ (حسن العزیز ص ۲۱۳/۱)

لہ جس کا سہل اور آسان طریقہ یہ ہے کہ لحد کھودتے وقت قبلہ کی جانب نیچا اور مشرق کی جانب اونچا رکھا جائے خود بخود ہی قبلہ کی طرف پورا جسم ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲: بعض جگہ نسبندی شدہ میت کی نماز جنازہ مکروہ اور ناجائز سمجھتے ہیں، یہ بھی محض بے اصل ہے البتہ نسبندی کرانا مستقل بہت بڑا گناہ اور شرعاً منع ہے۔ م

مسئلہ ۳: عام رواج قبر میں بغلی بنانے کا نہیں خواہ زمین پختہ ہی ہو حالانکہ قبر میں اصل لحد (بغلی) سنت ہے۔ م

مسئلہ ۹: بعض لوگ وصیت کیا کرتے ہیں کہ ہماری قبر میں ہمارے ساتھ قرآن شریف دفن کرنا، یہ وصیت جائز نہیں۔ (مقالات ص۱۲۳)

مسئلہ ۱۰: بعض علاقے میں میت کا منہ دیکھنا باعث ثواب سمجھا جاتا ہے، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں، لہذا اس میں ثواب سمجھنا بدعت ہے۔ (حسن العزیز ص۱۲۹)

مسئلہ ۱۱: مشہور ہے کہ فرشتے میت کو قبر میں حساب و کتاب کے لئے بٹھاتے ہیں، اس لئے لحد اتنی گہری ہونی چاہیئے کہ اس میں میت آسانی سے بیٹھ سکے، یہ محض غلط اور جہالت ہے۔ (حسن العزیز ص۲۱۹)

مسئلہ ۱۲: عموماً نماز جنازہ کے لئے محلہ کی مسجد میں وقتی نماز کی جماعت کا یا جمعہ کی نماز کا انتظار کیا جاتا ہے، یہ غلط اور خلافِ شریعت ہے۔ (حسن العزیز ص۲۴۲)

مسئلہ ۱۳: بعض جہلاء کے برتاؤ سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں، کہ ایصال ثواب میں جو چیز دی جاتی ہے وہی پہنچتی ہے چنانچہ بچے کے ثواب پہونچانے میں دودھ، اور شہداء کربلا کے

مسئلہ ۴: بعض جگہ میت کے اعزا و رشتہ داروں کو بلانے جمع کرنے میں جنازہ دفن کرنے میں بہت تاخیر کر دیتے ہیں سو یہ بالکل غلط اور خلاف شریعت ہے۔ م

مسئلہ ۵: بعض نماز جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں (باقی صفحہ آئندہ)

ثواب بخشنے میں شربت، علیٰ ھذا (یعنی اسی طرح اور چیزیں) سو کلامِ مجید میں اس کا رد صریح موجود ہے۔ (مقالات ص۲۲)

مسئلہ، ضمنہ: عوام کو دیکھا ہے کہ نمازِ جنازہ کی تکبیرات کہتے وقت آسمان کی طرف مُنہ اٹھایا کرتے ہیں، یہ بھی محض بے اصل بات ہے۔

مسئلہ، ضمنہ ۲: اکثر عوام نزع کی حالت میں شربت پلانے کو ضروری سمجھتے ہیں اور نہ پلانے والے کو ملامت کرتے ہیں حالانکہ نہ یہ ضروری نہ قابلِ ملامت بلکہ ایسا سمجھنا خود بُرا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نمازِ جنازہ خود میت کے لئے دعا ہے جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز نہیں۔

(فتاویٰ سراجیہ ص۲۳ خلاصۃ الفتاویٰ ص۲۲۵ بحوالہ مسائل نماز)

مسئلہ ۶: جنازہ کو قبرستان کی طرف لیجاتے ہوئے اُونچی اُونچی نعت خوانی یا وردِ کلمہ جائز نہیں ہاں تسلی سے دل میں کلمہ شریف پڑھنے میں مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری بحوالہ مسائل ص۱۷۸)

مسئلہ ۷: بعض آدمی جنازہ کی نماز میں جوتا پہنے رہتے ہیں اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ جگہ جہاں وہ کھڑے ہوں اور دونوں جوتے پاک ہوں اگر پیر جوتے سے باہر نکالے جائیں تو دونوں جوتوں کا پاک ہونا ضروری ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (بحر ص۱۹۳ ج ۲) م

مسئلہ ۸: بعض جگہ رواج ہے کہ جب عورت کے شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ مہر معاف کر دے وہ میت کے پاس آکر کہتی ہے میں نے معاف کئے۔ معاف کرنے کے لئے نزدیک آنا ضروری نہیں کسی بھی جگہ سے معاف کئے جا سکتے ہیں، یہ رسم محض بدعت ہے۔ م

مسئلہ ۹: اسی طرح بعض عورتیں نابالغ بچہ کے مرجانے پر دُودھ معاف کیا کرتی ہیں۔ یہ بھی محض بے اصل ہے۔ م

روزوں کی اغلاط

مسئلہ ۱: مشہور ہے کہ ایک روزہ[1] رکھنا اچھا نہیں، اس مشہور کی بھی کوئی اصل نہیں ہے۔

مسئلہ ۲: عوام میں مشہور ہے کہ جو شخص شش عید کے روزے رکھنا چاہے اس کو چاہیئے کہ ایک روزہ ضرور عید سے اگلے ہی دن رکھے ورنہ پھر وہ روزے نہ ہوں گے۔ سو یہ بالکل بے اصل بات[2] ہے۔

مسئلہ ۳: بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ نفل روزے کی سحری[3] نہیں ہوتی سو یہ غلط ہے اس میں فرض یا نفل روزے سب برابر ہیں۔

مسئلہ ۴: بعض عوام سے سنا گیا ہے کہ نفل روزہ بعد نماز مغرب[4] کے افطار کرے سو اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

---

[1] اسی طرح یہ بھی مشہور ہے کہ اکیلا روزہ بغیر جوڑے کے یونہی ادھر ادھر بھٹکتا رہتا ہے (العیاذ باللہ) یہ بھی محض لغو بات ہے۔ م

[2] شوال کے مہینہ میں کبھی بھی خواہ ایک ایک کر کے الگ الگ رکھ لے یا ایک دم پورے روزے رکھ لینے سے شش عید کے روزے صحیح ہو جاتے ہیں۔ م

[3] سحری سب روزوں کے لئے سنت ہے۔ [4] (صفحہ ۶۶ پر)

مسئلہ ۵: بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ کیا ہماری نماز اور کیا ہمارا روزہ، یہ کہنا واہیات بات ہے، بہت تواضع بھی اچھی نہیں ہوتی (اس سے) ناشکری (ناقدری) ہو جاتی ہے (اگرچہ ہماری یہ عبادتیں جیسی ہونی چاہیئے تھیں ویسی نہیں مگر) یہی نماز اور یہی روزہ جس کو ہم بیکار سمجھتے ہیں (حق تعالیٰ کے کرم و فضل سے) بڑی دولت ہے۔
(شعبان ص۱۴)

(حاشیہ ص۶۵) بلکہ آفتاب غروب ہونے کے بعد تاخیر کر کے افطار کرنے سے فرض، نفل سب روزوں میں کراہت آتی ہے۔ م

مسئلہ ۱: بعض عورتیں اپنی لڑکی کے نکاح کے دن روزہ رکھنا ضروری سمجھتی ہیں سو اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ م

مسئلہ ۲: بعض جگہ رواج ہے کہ جب بچہ کو پہلا روزہ رکھواتے ہیں تو افطار کے وقت اس کے گلے میں ہار ڈالتے ہیں اور ایک دو دیگ کھانا پکا کر دوست واحباب کو کھلاتے ہیں، اور افطار کے لئے مسجد میں بھیجدیتے ہیں سو شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں، بلکہ یہ رسم بدعت اور گناہ ہے۔ (احسن الفتاوٰی ص۲۷ ج۱)

مسئلہ ۳: بعض جگہ نفل روزوں کی سحری میں جگانے کے لئے رمضان جیسا اہتمام کیا جاتا ہے سو یہ بھی غلط ہے۔ م

❖ ❖ ❖

زکوٰۃ و احرام، قربانی اور نذر کی اغلاط

مسئلہ ۱: بعض عوام کہتے ہیں کہ بقر عید کے روز قربانی تک روزے سے رہے یہ محض بے اصل ہے، البتہ قربانی سے اول کھانا نہ کھانا مستحب ہے، لیکن وہ روزہ نہیں، نہ تو کھانا فرض ہے نہ روزہ کا ثواب ہے نہ روزہ کی نیت ہے۔

مسئلہ ۲: بعض عوام سمجھتے ہیں کہ احرام میں دو پاٹ کی چادر جس کے درمیان میں سلائی ہو درست نہیں، یہ محض بے اصل ہے، مرد کو ممنوع وہ سلائی ہے جس سے کپڑے کو بدن کی ہیئت پر بنایا جاتا ہے، جیسے کُرتہ پائجامہ وغیرہ۔

مسئلہ ۳: بعض لوگ بدھیہ جانور کی قربانی درست نہیں سمجھتے ہیں سو یہ انہیں غلطی ہے بلکہ بدھیہ جانور کی تو اور زیادہ فضیلت ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بدھیہ دُنبے کی قربانی فرمائی ہے۔

مسئلہ ۴: بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ، نانی نانا، دادا دادی، کو کھانا درست نہیں سو اس کی کچھ اصل نہیں، اس کا حکم قربانی جیسا ہے۔

مسئلہ ۵: بعض عوام کا خیال ہے کہ اگر کسی کو زکوٰۃ کی رقم دی جائے اور کہا نہ جاوے کہ یہ زکوٰۃ ہے تو شاید زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، سو یہ بالکل غلط

ہے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے مگر دل میں ارادہ ضروری ہے ۔

مسئلہ ۶ : بعض عوام کا یہ خیال ہے کہ جو زیور چاندی، سونے کا روز پہنا جاتا ہے اس میں زکوٰۃ نہیں، سو یہ جان لینا چاہئے کہ رکھا ہوا زیور اور استعمال میں آنے والا زیور سب برابر ہیں، سب میں زکوٰۃ ہے ۔

مسئلہ ۷ : بعض عوام سے سنا گیا ہے کہ قسم کھاتے وقت بائیں ہاتھ کا انگوٹھا موڑ لیا جاوے تو قسم نہیں ہوتی، سو یہ محض غلط ہے ۔

مسئلہ ضمیمہ ۱ : اکثر عوام کو دیکھا ہے کہ منت و نذر کی شیرینی مسجد میں لاکر عام طور پر تقسیم کر دیتے ہیں وہاں ان میں بعض سید اور غنی بھی ہوتے ہیں، پس سید اور غنی کو دینے سے نذر ادا نہیں ہوتی ہے ۔

مسئلہ : بعض عوام سے سنا گیا ہے کہ جو شخص قربانی کا حصہ لے اس کو ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے گوشت کھانا بند کر دینا چاہئے سو یہ بھی محض غلط ہے ۔ م

مسئلہ ۲ : بہت سی عورتیں یکم ذی الحجہ سے شوہر سے ملاقات اور ہمبستری کو شرعاً گناہ اور منع سمجھتی ہیں سو یہ بھی غلط ہے ۔ م

ع ۵ اسی طرح اکثر جگہ نذر کی شیرینی اپنے خاندان اور گھر والوں کو اور تقسیم کرنیوالا عام گذرگاہوں پر کھڑا ہو کر غنی، سید، فقیر سب کو تقسیم کر دیتا ہے، یہ غلط ہے اس طرح نذر ادا نہیں ہوتی، بس جتنی مقدار غیر مستحقین سید، غنی وغیرہ کو دی ہو اس قدر دوبارہ مستحقین فقراء کو دیکھ بھال کر دینا چاہئے ۔ م

نکاح وطلاق اور عدّت کی اغلاط

مسئلہ ۱: بعض جگہ عوام بلا گواہ بھی مرد و زن کی رضامندی سے نکاح ہو جانے کو درست سمجھتے ہیں اور اس کا نام تن بخشی رکھا ہے۔ سو یہ گمان باطلِ محض ہے، اس طرح ہرگز نکاح نہیں ہوتا وہ زنا ہوگا۔

مسئلہ ۲: مشہور ہے کہ پیر کو مریدنی سے نکاح درست نہیں یہ محض غلط ہے، ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیبیوں کے پیر تھے۔

مسئلہ ۳: مشہور ہے کہ بیس اولاد ہونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یہ بھی محض غلط ہے۔

مسئلہ ۴: بعض عوام کہتے ہیں کہ حوا کو بُرا کہنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یہ بھی محض غلط ہے البتہ حوا کو بُرا کہنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۵: عام دستور ہے کہ کوئی کافر عورت مسلمان ہو تو مسلمان کرتے ہی اس کا نکاح کسی مسلمان سے کر دیتے ہیں، سو یہ بڑی غلطی ہے اگر کافروں کی عملداری میں کوئی کافر عورت مسلمان ہو جائے تو تین حیض گذر لینے سے تو اس پر طلاق پڑے گی اس کے بعد پھر تین حیض عدت، چھ حیض کے بعد نکاح درست ہوگا۔

مسئلہ: عوام میں مشہور ہے کہ اگر شوہر کے مرنے پر اس کا جنازہ گھر سے نکلنے سے پہلے اس کی عورت گھر سے دوسرے گھر چلی جائے تو جائز ہے بعد جنازہ نکلنے کے جائز نہیں، گویا ان عوام کے خیال میں عدت وفات کے وقت سے شروع نہیں ہوتی بلکہ جنازہ لے جانے کے وقت سے شروع ہوتی ہے، یہ محض غلط ہے[1]۔

مسئلہ: بیوی اگر شوہر کو باپ کہہ دے تو عوام سمجھتے ہیں کہ نکاح میں خلل ہو جاتا ہے، سو یہ محض بے اصل بات ہے، بلکہ اگر شوہر بھی بیوی کو ماں یا بیٹی کہہ دے[2] تو نکاح میں فرق نہیں آتا، البتہ بے ہودہ بات ہے، ہاں اگر یوں کہہ دے کہ تو مجھ پر مثل ماں بیٹی کے ہے تو اس میں بعض صورتوں میں عورت حرام ہو جاتی ہے جس کی تفصیل ضرورت کے وقت علماء سے معلوم ہو سکتی ہے۔

---

[1] اسی طرح یہ بھی مشہور ہے کہ اگر عورت اپنے شوہر کے جنازہ کے سامنے سے (جبکہ جنازہ گھر سے چلنے لگے) نکل جائے تو اس کی عدت ختم ہو جاتی ہے، سو یہ محض لغو اور باطل ہے، غیر حاملہ کی عدتِ وفات پورے چار ماہ دس دن ہے۔ م

[2] اسی طرح بعض عورتیں اپنے شوہر کا نام لینے سے نکاح ٹوٹ جانا سمجھتی ہیں یہ بھی محض غلط ہے البتہ بلا ضرورت اپنے شوہر کا نام لے کر پکارنا مکروہ اور خلاف ادب ہے۔ م

[3] شوہر کا بیوی کو ماں بیٹی کہہ دینا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۸: بعض عوام کو اس میں شبہ رہتا ہے کہ حالتِ حیض میں نکاح شاید درست نہیں ہوگا، سو یہ شبہ بے اصل ہے، اس حالت میں بھی نکاح درست ہوجاتا ہے، البتہ ناف سے زانوں تک اس حالت میں دیکھنا ہاتھ وغیرہ لگانا درست نہیں۔

مسئلہ ۹: بعض عوام سمجھتے ہیں کہ غصہ میں یا دھمکانے کی نیت سے اگر طلاق دیدے تو طلاق نہیں پڑتی سو یہ بالکل غلط ہے۔[ع]

اضافہ

مسئلہ ۱: مشہور ہے کہ اگر خاوند نامرد ہو تو اس سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا اور بیوی اس سے پردہ کرے یہ بالکل غلط ہے۔ (بہشتی زیور دہم ص۶۱)

مسئلہ نمبر ۱: عوام میں مشہور ہے کہ دونوں عیدوں کے درمیان نکاح نہ کیا جاوے کیونکہ میاں بیوی کا نباہ نہیں ہوتا، سو یہ خیال خلاف شریعت ہے۔[۱]

---

[۱] حضرت عائشہ صدیقہؓ کا نکاح اور رخصتی دونوں عیدوں کے درمیان ماہِ شوال میں ہوئی اور جتنا اچھا نباہ حضرت عائشہؓ کا ہوا (اس کے بعد) دنیا کی کسی عورت کو بھی نصیب نہ ہوا۔ م

[ع] اسی طرح اکثر عوام کا یہ خیال ہے کہ حالت حمل میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی یہ بھی بالکل غلط ہے طلاق ہر حالت میں اور ہر طرح ہو جاتی ہے خواہ غصہ میں ہو خواہ مذاق میں ہو خواہ زبردستی سے ہو اور خواہ حمل کی حالت میں ہو، خواہ حیض کی حالت میں ہو، خواہ نفاس کی حالت میں ہو۔ م

ذبح کی اغلاط

مسئلہ ۱: مشہور ہے کہ ذبح کرنے والے کی بخشش نہ ہوگی سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ ۲: بعضے کہتے ہیں کہ جس چاقو سے جانور ذبح کیا جاوے اس کے حلال ہونے کی شرط یہ ہے، کہ اس چاقو میں تین کیلیں ہوں، سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ ۳: مشہور ہے کہ ولد الزنا (حرام زادہ) کا ذبیحہ درست نہیں، سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ ۴: بعض عوام عورتوں[۱] کے ذبیحہ کو درست نہیں سمجھتے، سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ ۵: بعضے عوام میں مشہور ہے کہ ذابح کے معین پر بسم اللہ اللہ اکبر، کہنا واجب ہے سو یہ محض غلط ہے[۲]۔

---

[۱] بلکہ مسلمان نابالغ سمجھدار لڑکے لڑکی کا ذبیحہ بھی حلال ہے۔

[۲] البتہ ذابح کے شریک پر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہنا واجب ہے، چھری پکڑنے میں مدد کرنے والا شریک ہے، اور ہاتھ پیر منہ وغیرہ پکڑنے والا معین ہے۔ امداد الفتاویٰ صفحہ ۵۴۷ ج ۳ پر حضرت نے اس مسئلہ کو مفصل بیان فرمایا ہے۔ م

مسئلہ[۶] : بعضے عوام سمجھتے ہیں کہ ذابح کی اعانت کرنے والا مثلاً جانور پکڑنے والا کافر ہو تو ذبیحہ حلال نہیں، یہ سمجھنا بالکل غلط ہے[۱]

مسئلہ[۱] ضمیمہ ۳ : مشہور ہے کہ عورت کا ذبیحہ کھانا درست نہیں، سو یہ بالکل غلط ہے[۲]

مسئلہ[۲] ضمیمہ ۳ : مشہور ہے کہ جب انڈا توڑا جائے تو اس پر پہلے یہ تکبیر پڑھ لی جائے ؎

"سفید انڈہ تر بتر، نہ اس کے ٹانگیں نہ اس کے سر،
سُنّتِ خلیل اللہ، اللہ اکبر"

سو اس کی کوئی اصل نہیں۔

---

[۱] چونکہ کافر محض معین ہے نہ ذابح اور نہ ذابح کا شریک۔

[۲] یہ مسئلہ مکرر ہے۔ م

مسئلہ : مشہور ہے کہ کبوتر سید ہے اس لئے اس کا شکار نہیں کرنا چاہیئے۔ سو یہ محض غلط بات ہے۔ م

خرید و فروخت رہن و شفعہ اور ہبہ کی اغلاط

مسئلہ ۱: مشہور ہے کہ غلہ کو روکنا ناجائز ہے، یہ امر بالکل غلط ہے۔ البتہ قحط کی ایسی حالت ہو کہ غلہ کسی قیمت سے بھی دستیاب نہ ہوتا ہو، اور اب اس کے نہ بیچنے سے خلائق کو تکلیف ہونے لگے ایسی حالت میں غلہ روکنا حرام ہے۔

مسئلہ ۲: مشہور ہے کہ کسی چیز کے خریدنے کے بعد بائع سے کچھ زیادہ مانگنا گناہ ہے، جس کو رونگا کہتے ہیں، یہ بالکل غلط ہے، البتہ بائع کو تنگ کرنا حرام ہے، لیکن اگر خوشی سے دیدے تو کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۳: بعضے زمیندار سمجھتے ہیں کہ خود رو گھاس محض روکنے سے ملک ہو جاتی ہے، اور اس کا فروخت کرنا درست ہے۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔

مسئلہ ۴: یہ بھی بعضے زمینداروں کو کہتے سُنا ہے کہ پھل آنے سے پہلے بہار کا بیچنا ویسے تو درست نہیں لیکن اگر اس بیع کے ساتھ کچھ زمین کا ٹھیکا یعنی اجارہ بھی شامل ہو تو درست ہے، سو یہ بات بالکل غلط ہے، اس اجارہ سے وہ بیع درست نہیں ہو جاتی۔

مسئلہ ۵: عام زمینداروں کا یہ خیال ہے کہ اگر رہن میں راہن نے مین

مرہونہ کے منافع کو حلال کر دے تو وہ حلال ہو جاتا ہے سو یہ بالکل صحیح نہیں ہے، بلکہ جب رہن میں انتفاع (نفع حاصل کرنا) مشروط یا معروف ہو گا حرام ہو گا۔

مسئلہ ۶: بعضے عوام سمجھتے ہیں کہ حق شفعہ[1] رشتہ دار جدّی کے ساتھ خاص ہے سو یہ محض غلط بات ہے۔

مسئلہ ۷: بعض عوام میں مشہور ہے کہ اولاد کے ہوتے ہوئے اگر اپنی جائیداد کا جزء یا کل کسی کو ہبہ کرنا چاہے تو اس کے نافذ ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ جائیداد اس واہب کی مکسوب[2] ہو، اگر جدّی ہو تو جائز نہیں۔ یہ محض غلط ہے، مکسوب و موروث[3] کا شرعاً ایک ہی حکم ہے۔

اضافہ

مسئلہ ۸: اکثر لوگ معاملات کو دین میں داخل ہی نہیں سمجھتے، اور اگر کوئی پوچھنے کو کہے بھی تو کہتے ہیں مولویوں کو اس سے کیا بحث ان کا

---

[1] حق شفعہ محض پڑوسی کی وجہ سے بھی حاصل ہوتا ہے تفصیل اس کی ضرورت کے وقت علماء سے معلوم کی جا سکتی ہے۔ م

[2] اپنی کمائی اور محنت سے حاصل کی ہوئی۔ نجیب

[3] وراثت میں ملی ہوئی۔ نجیب

کام نماز روزہ کا بتلانا ہے۔ یاد رکھو کہ یہ خیال بالکل ہی غلط ہے، قرآن وحدیث و فقہ میں (یعنی شریعت میں) سب چیزوں کی تعلیم موجود ہے، معاملات کی بھی معاشرت کی بھی۔ (آثار العبادۃ ص۴۹)

مسئلہ ۹: بہت سے مسلمان جانتے ہی نہیں کہ بیع کی کتنی قسمیں ہیں، اور کون جائز ہے، اور کون ناجائز ہیں نہ یہ خبر ہے کہ کونسی بیع باطل ہے اور کون سی فاسد، یہاں تک بے توجہی ہے کہ بہت سے مسلمانوں کو یہ بھی خبر نہیں کہ معاملات کو دین سے بھی تعلق ہے یا نہیں۔
(اشرف العلوم ص۶)

مسئلہ ۱۰: مشہور ہے کہ حرام مال مطلقاً مول لینے سے پاک اور صاف ہوجاتا ہے اسی طرح بدل لینے سے حلال ہوجاتا ہے مثلاً کسی نے کوئی چیز چرائی یا پھل آنے سے پہلے باغ خرید لیا پھر وہ چیز یا پھل بازار میں فروخت ہونے کے لئے آیا تو بعضے آدمی یوں سمجھتے ہیں کہ جب ہم نے دام دے کر مول لیا تو وہ ہمارے لئے درست ہے، اسی طرح اگر کسی نے رشوت لی پھر کسی سے روپیہ بدل لیا تو یوں سمجھتے ہیں کہ بدلہ کا روپیہ درست ہوگیا۔ سو یہ دونوں باتیں محض غلط ہیں وہ مسئلہ اور ہے جس کو لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے۔

لباس وزینت اور پردہ کی اغلاط

مسئلہ: بعض عورتیں سمجھتی ہیں کہ جس عورت کے ہاتھ میں چوڑی نہ ہو یا کم از کم ایک بھی ناخن میں مہندی نہ ہو اس کے ہاتھ کا پانی مکروہ ہے، سو یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ۲: بعض عوام سمجھتے ہیں کہ نیا جوتا اور نیا کپڑا پہننے سے اس کے ذمہ حساب ہوجاتا ہے، لیکن رجب سے رمضان کے آخر جمعہ تک یا آخری جمعہ کو پہننے سے وہ بےحساب ہوجاتا ہے، اسی واسطے نئے کپڑے اسی مدت میں پہن لے، بعضے کئی کئی جوڑے ایک دم پہن لیتے ہیں، سو یہ سب محض غلط ہے[۱]

مسئلہ۳: بعضی عورتیں سمجھتی ہیں کہ عورت کے بائیں ہاتھ میں کوئی نشانی عورت ہونے کی جیسے چوڑی چھلہ ہونا ضروری ہے۔ سو یہ محض غلط ہے۔

---

[۱] اسی طرح بعض لوگ دستر خوان پر کھانے میں بچہ کو شریک کر لینے سے اس کھانے کو بے حساب ہوجانا بتلاتے ہیں۔ سو یہ بھی محض اپنی رائے ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ م

مسئلہ ۴: عوام میں مشہور ہے کہ مریدنی کو پیر سے پردہ نہیں سو یہ محض غلط ہے جیسے اور مرد ہیں ویسے ہی پیر ہے۔

مسئلہ ۵: بعض عورتیں صرف عدت میں نامحرم سے سر ڈھانپنے کو لازم سمجھتی ہیں اوروں سے نہیں سو یہ محض غلط ہے[1]۔

مسئلہ ۶: بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ عمامہ باندھنے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں اور بعضے بیٹھے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

اضافہ

مسئلہ: بعض عورتیں غریب مزدوروں سے پردہ نہیں کرتیں (یہ) بڑا گناہ ہے۔ (بہشتی زیور، دہم ص۵۶)

مسئلہ: بہت مشہور ہے کہ ڈھیکلی کا تہبند پہننا جائز نہیں سو اس کی کوئی اصل نہیں۔ م

[1] جس طرح عدت میں سر ڈھانکے رہنا پردہ کرنا ضروری ہے عدت کے علاوہ بھی ہر حالت میں پردہ ضروری ہے۔ م

ڈاڑھی کی اغلاط

مسئلہ ۱: اکثر عوام ڈاڑھی رکھنا ضروری نہیں سمجھتے اس لئے یا تو بالکل منڈا دیتے ہیں، یا برائے نام تھوڑی سی رکھ لیتے ہیں، یہ سراسر معصیت اور خلافِ شریعت ہے۔ ڈاڑھی رکھنا بالکل ضروری اور شرعاً واجب ہے۔ اس لئے منڈانا یا اتنی کترانا کہ ایک مٹھی سے کم رہ جائے حرام ہے چاروں مذاہب کا اس پر اتفاق و اجماع ہے۔

مسئلہ ۲: بعض لوگ کہتے ہیں کہ ڈاڑھی رکھنے کا مسئلہ قرآن میں دکھلاؤ۔ سو حدیثوں سے جو احکام ثابت ہو چکے ہیں، وہ سب خداوندی احکام ہیں کیونکہ حدیث پر عمل کرنے کا حکم خود قرآن میں ہے، اس طور پر حدیثوں کے تمام حکم قرآن ہی میں ہیں۔ (تسہیل المواعظ، اول ص۶۰۶)

مسئلہ ۳: مشہور ہے کہ ڈاڑھی رکھنا سُنّت ہے اور اس کا یہ مطلب سمجھا جاتا ہے کہ ضروری نہیں رکھ لیں تو ثواب ہے نہ رکھیں تو کوئی گناہ نہیں، سو یہ بالکل غلط ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ طریقہ محمدی اور دینی چیز ہے اور اہم ترین چیز ہے یوں ہی سرسری اور معمولی چیز نہیں۔ (تسہیل)

مسئلہ ۴: ڈاڑھی ایک شعار اسلام ہے اور کسی ایک شعار اسلام کو چھوڑنا بھی تمام ہی احکام اسلام کی بیخ کنی ہے۔ (تسہیل)

اضافہ

مسئلہ ۵: آج قوم قوم پکارا جاتا ہے، لفظ قوم کی بڑی پرستش کی جاتی ہے لیکن افسوس ہے کہ آپ کو امتیاز قومی (قومِ مسلم کے امتیازی نشان، شعارِ مسلم اور شعارِ اسلام) کی بھی پرواہ نہیں۔ اگر آپ پر ڈاڑھی کا رکھنا فرض بھی نہ ہوتا تب بھی قومی شعار بھی تو کوئی چیز ہے۔ کتنا افسوس ہے کہ مسلمان ہندوؤں کا شعار اختیار کریں (چونکہ ڈاڑھی منڈانا ہندوؤں کا شعار ہے) بھلا ڈاڑھی منڈانے کی ناشائستہ حرکت میں کیا مجبوری ہے اس پر کون کام اٹکا ہے۔ صاحبو! وَاللّٰہ بعض دفعہ ڈاڑھی کے تذکرے سے شرم آتی ہے، کہ شاید کسی کو ناگوار گذرے، مگر منڈانے والوں کو اتنا حجاب بھی نہیں ہوتا اور اب تو غضب یہ ہے کہ بعض لوگ ڈاڑھی منڈانی حلال بھی سمجھنے لگے ہیں (حالانکہ یہ بالکل حرام ہے)۔

(طریق النجاۃ ص ۸۳، ۸۴)

سلام اور مصافحہ کی اغلاط

مسئلہ: بعض لوگ السلام علیکم کے بجائے خط میں سلام مسنون لکھ دیتے ہیں، سو اگر خط میں کوئی یہ لکھے کہ بعد سلام مسنون عرض ہے تو چونکہ شریعت میں یہ صیغہ سلام کا نہیں بلکہ السلام علیکم ہے اس لئے اس صیغہ "سلام مسنون" کا جواب دینا واجب نہ ہوگا۔

(اشرف العلوم، ص۱۹۹ ج ۷)

مسئلہ۲: بعض عورتیں سلام شریعت کے قاعدہ کے بالکل خلاف کرتی ہیں بعض عورتیں تو سلام کو صرف سام کہتی ہیں چار حروف بھی پورے ان کی زبان سے نہیں نکلتے حالانکہ عورتوں میں السلام علیکم کہنے کا بلکہ مصافحہ کرنے کا رواج ہونا اور ان دونوں باتوں کو پھیلانا چاہئے، دونوں باتیں ثواب کی ہیں۔

(بہشتی زیور، دہم ص۶۰)

مسئلہ۳: اور اس سے بھی زیادہ تعجب یہ ہے کہ جواب دینے والی سارے کنبے کا نام گنوا دیتی ہے، کہ بھائی جیتا رہے اور بیٹا زندہ رہے اور شوہر خوش رہے (وغیرہ) لیکن ایک

مسئلہ ضمنا: بعضے لوگ سلام علیک کرتے وقت ماتھے پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں یا جھک جاتے ہیں اور بعض مصافحہ کر کے سینہ پر ہاتھ رکھتے ہیں یہ درست طریقہ نہیں۔ ہاں اگر سلام کرنیوالا یا جواب دینے والا اتنی دور ہو کہ آواز پہونچنا مشکل ہو تو زبان کے ساتھ ساتھ اشارہ کرنے میں بھی مضائقہ نہیں۔ م

لفظ وعلیکم السلام نہ کہا جائے گا (حالانکہ وعلیکم السلام کہنے میں ثواب ہے، تسہیل ضئ؁)

مسئلہ: بعض لوگ رخصت ہوتے وقت بجائے السلام علیکم کہنے کے صرف خدا حافظ کہتے ہیں سو یہ شریعت کا بدلنا ہے جو بہت بڑا گناہ ہے بلکہ سلام کے بعد خدا حافظ کہنے کی عادت بنا لینا بھی منع ہے (احسن الفتاویٰ تغیر ص۳۸۵ ج۱)

مسئلہ ۲: نماز عیدین کے بعد مصافحہ اور معانقہ عموماً لوگ بہت ضروری سمجھتے ہیں، سو شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ غیر شرعی امر کو شرعی سمجھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ م

مسئلہ ۳: اکثر عورتیں شریعت کے مطابق سلام نہیں کرتیں، کہیں جانے یا کسی بڑی عورت کے اپنے پاس آنے پر کہا کرتی ہیں "اماں سلام، خالہ سلام" وغیرہ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام نے چھوٹے، بڑے، بچہ، جوان بوڑھے سب مسلمانوں کے لئے ایک ہی سلام تجویز کیا ہے یعنی السلام علیکم اور جواب میں وعلیکم السلام۔ م

مسئلہ ۴: نئی ملاقات پر مردوں کی عورتوں کے لئے بھی آپس میں سلام اور مصافحہ سنت ہے۔ م

مسئلہ ۵: مشہور ہے کہ قضاء حاجت کے بعد طہارت لینے سے پہلے سلام کرنا اور سوال کا جواب نہیں دینا چاہیئے یہ محض بے اصل اور خلاف شرع ہے حالتِ جنابت (یعنی نہانے کی حاجت کے وقت) میں بھی سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا چاہیئے۔ م

کھانے پینے کی اغلاط

مسئلہ ۱: مشہور ہے کہ دعوت میں سے بھوکا اٹھنا منع ہے۔ سو اس کی کوئی اصل نہیں۔

مسئلہ ۲: بہت مشہور ہے کہ جھوٹا پانی کھڑے ہوکر پینا ثواب ہے[1]۔ سو اس کی کوئی اصل نہ نظر سے گذری نہ کسی محقق سے سُنا۔

مسئلہ ۳: بعض عوام کہتے ہیں کہ اگر گوشت میں ہڈی نہ ہو تو وہ گوشت مکروہ ہو جاتا ہے، سو یہ بھی محض بے اصل ہے۔

مسئلہ ۴: اکثر عورتیں مردوں سے پہلے کھانا کھانے کو معیوب سمجھتی ہیں یہ بھی بے اصل بات ہے[2]۔

مسئلہ ۵: مشہور ہے کہ ڈھیکلی کا پانی پینا درست نہیں، سو یہ بھی محض غلط ہے۔

مسئلہ ۶: مشہور ہے کہ عصر اور مغرب کے درمیان کھانا پینا بُرا ہے، اور اس کی وجہ یہ تصنیف کی ہے کہ مرتے وقت یہی وقت نظر آتا ہے اور

---

[1] صرف دو قسم کا پانی کھڑے ہو کر پینے کا ثبوت ہے، زمزم اور وضو کا بچا ہوا۔ م

[2] لحاظ اور ادب و محبت کی وجہ سے پہلے نہ کھائیں یہ اور بات ہے لیکن پہلے کھانا ناجائز اور گناہ نہیں۔ م

شیطان پیشاب کا پیالہ پینے کے لئے لاتا ہے، سو اگر کھانے پینے کی عادت نہ ہوگی تو انکار کر دے گا۔ شرع میں اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

اضافہ

مسئلہ۷: فرمایا کہ حافظ ضامن صاحبؒ نے فرمایا کہ بعض بزرگوں کا قول ہے کہ ہر لقمہ پر اول میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہے پھر فرمایا کہ بہت اچھی بات ہے، مگر ہم کو تو یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ سب کے اول میں بسم اللہ کہہ لے اور سب کے آخر میں الحمد للہ، کیونکہ سُنّت میں یہی وارد ہے۔ (کلمۃ الحق ص۲۷)

مسئلہ۸: یہ جو رسم ہے کہ مجمع میں کھانا کھلانے کے وقت پانی پلانے کو سر پر کھڑے ہو جاتے ہیں اس سے بڑی ہی گرانی ہوتی ہے۔ (حسن العزیز ص۱۱۷)

مسئلہ۹: ایک صاحب نے عرض کیا کہ دم کئے ہوئے پانی کو غسل کے پانی میں ملانا اس سے احترام میں تو کوئی فرق نہیں آئے گا۔

فرمایا، اس کا احترام اس درجہ ضروری نہیں البتہ جو پانی اپنی ذات میں محترم ہو اس کا احترام ضروری ہے، جیسے زمزم شریف، اس کا احترام ضروری ہے، اس سے استنجاء وغیرہ ممنوع ہے۔

(حسن العزیز ص۳۷۷)

مسئلہ۱۰: کھانا کھانے کے بعد برتن صاف کرنے کی بابت جو مسنون طریقہ مشہور ہے، اور حدیث میں بھی ہے، کہ پیالہ صاف کر لینا چاہیئے

اس کے متعلق ایک تفصیل ہے، وہ یہ کہ یہ اپنے گھر کے لئے ہے اور اگر مہمان ہو تو بہتر یہ ہے کہ کسی قدر کھانا برتن میں چھوڑ دے تاکہ میزبان یہ نہ سمجھے کہ مہمان نے پیٹ بھر کر نہیں کھایا اور اس کا دل بُرا ہوگا کیونکہ اگر کسی قدر کھانا بھی برتن میں چھوڑ دیا جاتا ہے، تو میزبان سمجھتا ہے کہ اس سے بچ رہا ہے اس لئے چھوڑ دیا ہے اور اگر بالکل صاف کر دیا ہو تو سمجھتا ہے کہ مہمان بھوکا رہ گیا۔

(مقالات ص۱۷۱)

مسئلہ: جو مال یقینی حرام ہو اس میں بسم اللہ کہنا منع ہے جیسے کوئی شخص رشوت کا روپیہ لیتے ہوئے بسم اللہ کہے یہ کفر ہے۔ باقی جس مال میں حرام و حلال دونوں ملے ہوئے ہوں اور حلال غالب ہو وہ یقینی حرام نہیں وہ مشتبہ ہو گیا اس میں بسم اللہ کہنا حرام نہیں مگر بسم اللہ کہنے سے اس کی کراہت زائل نہ ہوگی جیسا کہ بعض جاہلوں کا خیال ہے۔ اسی طرح بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رشوت اور سود کے روپے میں سے کچھ خیرات کر دیا جائے تو باقی حلال ہو جاتا ہے۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔

(تعلیم التعلیم ص۲۵)

لہ البتہ اگر کھانا کسی بڑے برتن (ڈونگا، سینی وغیرہ) میں ہو اور اس سے ضرورت کے مطابق نکال کر کھایا جاتا ہو (جیسا کہ آجکل دستور ہے) تو بڑے برتن میں کھانا چھوڑ دے اور اپنے کھانے کے برتن کو صاف کرلے۔ اس طرح سنت پر عمل کے ساتھ میزبان کی دلداری کا مقصود بھی حاصل ہو جائے گا۔ ۱۲ نجیب

مسئلہ: بہت مشہور ہے کہ امریکن گائے کا دودھ، گھی، گوشت ناجائز ہے۔ سو یہ خیال بالکل غلط ہے، اس گائے کے گھی دودھ وغیرہ کا استعمال بالکل درست ہے۔ بغیر علماء سے تحقیق کے کسی حلال چیز کو حرام سمجھنا سخت گناہ ہے۔ م

مسئلہ۲: کسی چیز کے کھاتے ہوئے ہاتھ سے لقمہ گر جانے میں بعض لوگ پاس بیٹھنے والے کے تکنے (نیت ڈالنے) کا اثر سمجھتے ہیں۔ سو یہ بھی محض بے اصل ہے۔ م

مسئلہ: ضمرا، اکثر عوام میں دستور ہے کہ اگر کوئی شخص کھانا کھانے کے وقت دوسرے شخص کو کھانا کھانے کے لئے بلاتا ہے اور اس کو منظور نہیں ہوتا تو اس کے جواب میں کہا کرتے ہیں کہ "بسم اللہ کرو" چونکہ اس لفظ کا استعمال کرنا شرعاً ثابت نہیں ہے لہذا ترک کردینا چاہئے اور اس کی جگہ اور کلمے جیسے بَارَکَ اللہُ وغیرہ کہہ دینا چاہیئے۔

مسئلہ: ضمر۲، مشہور ہے کہ زمین پر نمک گرا دینے سے قیامت کے دن پلکوں سے اٹھانا پڑے گا۔ یہ بھی محض بے اصل ہے۔

شگون اور فال کی اغلاط

مسئلہ: بعضے لوگ کہتے ہیں کہ فلاں جانور کے بولنے سے موت پھیلتی ہے سو یہ بے اصل ہے۔

مسئلہ: بعض طلبہ کو سبق کے باب میں اس کا معتقد دیکھا ہے "اِذَا فَاتَ السَّبْتُ، فَاتَ السَّبْتُ" سو اس کو اگر قضیہ اتفاقیہ سمجھا جاوے تو خیر، لیکن لزومیہ سمجھنا بے اصل اور اختراع ہے اور شعبہ ہے تاثیر ایام کے قائل ہونے کا جو شعبہ ہے نجوم کا۔

مسئلہ: ضما، بعض عوام سمجھتے ہیں کہ مرد کی بائیں آنکھ اور عورت کی دائیں پھڑکنے سے کوئی مصیبت، رنج اور اس کے برعکس ہونے سے خوشی پیش آتی ہے۔ سو یہ محض غلط خیال ہے۔

ے ترجمہ: جب سنیچر کا دن فوت ہو جائے تو زمانہ ہی فوت ہو جاتا ہے۔ م

مسئلہ: بعض عورتیں روٹی توے پر جانے سے پہلے ٹوٹ جانے سے مہمان کی آمد کا شگون لیتی ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ م

مسئلہ ۳: اسی طرح بعض طلبہ کو بدھ کے روز کتاب شروع کرنے کا اہتمام کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور اس کو کسی روایت کی طرف مستند سمجھتے ہیں۔ سو اس باب میں کوئی روایت ثابت نہیں، ع ۵

مسئلہ ۲، ضمنا: اکثر عوام کہتے ہیں کہ ہتھیلی میں خارش ہونے سے مال ملتا ہے، اور تلوے میں خارش ہونے سے یا جوتے پر جوتا چڑھنے سے سفر درپیش ہوتا ہے، یہ سب لغو اور مہمل بات ہے۔

مسئلہ ۳ ضمنا: بعض عورتیں مکان کے منڈیر پر کوّے کے بولنے سے کسی مہمان کی آمد کا شگون لیتی ہیں۔ یہ خیال کرنا گناہ ہے۔

مسئلہ ۴ ضمنا: اکثر عوام سمجھتے ہیں کہ ڈوئی مارنے سے ہوکا ہو جاتا ہے یعنی جس کے ڈوئی ماری جاوے وہ کھانا زیادہ کھانے لگتا ہے۔ یہ بالکل بے اصل بات ہے۔

ع ۵ خالفہ بعض العلماء ولکن یؤیدہ ما فی المقاصد الحسنۃ۔

مسئلہ ۲: بعض جگہ غیر شادی شدہ لڑکے لڑکی کے چمچہ، ڈوئی چاٹ لینے سے ان کی شادی میں بارش ہونے کا شگون لیا جاتا ہے۔ سو یہ بھی لغو اور مہمل بات ہے۔ م

❁ ❁ ❁

اضافہ

مسئلہ۴ : لوگ جو بعض گھوڑوں وغیرہ کو منحوس سمجھتے ہیں اس کی بھی کچھ بھی اصل نہیں، سب واہیات ہے، لوگوں کو اپنے عیوب دوسروں میں نظر آتے ہیں۔ مصیبت تو آتی ہے اپنے معاصی کی نحوست سے اور اس کو منسوب کر دیتے ہیں بے گناہ جانوروں کی طرف کہ فلاں گھوڑا ایسا منحوس آیا، یا فلاں بیل ایسا منحوس آیا وغیرہ۔ یا فلاں جانور فلاں وقت بولا اس لئے کام نہ ہوا، یا اس کے بولنے سے وبا آگئی۔ (مقالات، ص۱۸۱،۱۸۰)

مسئلہ۵ : ضمیمہ، عوام میں رائج ہے، کہ کسی دوسرے کے ہاتھ سے جھاڑو لگ جائے تو وہ معیوب سمجھتا ہے، اور برا مان کر کہتا ہے کہ میں کنویں میں نمک ڈال دوں گا، جس سے تیرے منہ پر چھائیاں پڑ جائیں گی یہ بھی محض بے اصل ہے۔

مسئلہ۶ : ضمیمہ، بعض صبح کے وقت کسی مقام جیسے نانوتہ، کیرانہ، وغیرہ یا کسی جانور جیسے سانپ سور وغیرہ کے نام لینے کو منحوس اور برا سمجھتے ہیں، یہ بالکل لغو بات ہے۔

مسئلہ۳ : توے کے جھلملانے پر کہیں اپنے ذکر ہونے کا خیال محض بے اصل ہے۔

مسئلہ۵: عورتیں بہت سی اچھی چیزوں کو برا سمجھتی ہیں، مثلاً دنوں کو منحوس کہنا، چنانچہ اکثر عورتیں بدھ کے دن کو منحوس سمجھتی ہیں اور غضب ہے کہ بعض مرد بھی اس عقیدے میں ان کے شریک ہیں۔

مسئلہ۶: ایسا ہی عورتوں کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ کسی دن کوا گھر میں بولے اس دن مہمان ضرور آتے ہیں۔

مسئلہ۷: اسی طرح آٹے میں پانی زیادہ ہو جائے تو سمجھا جاتا ہے کہ آج کوئی مہمان آنے والا ہے۔

مسئلہ۷: ضمیمہ۳، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جھاڑو مار دینے سے مضروب علیہ (جس کو جھاڑو ماردی جائے) اس کا جسم سوکھ جاتا ہے، جھاڑو پر تھتکار دو، سو یہ بات محض بے اصل ہے۔

مسئلہ۸: ضمیمہ۳، ہمارے یہاں مروج[1] ہے کہ جب کہیں کوئی آدمی جا رہا ہو اور اس کو پیچھے سے بلایا جائے تو وہ لڑائی لڑنے کو تیار ہو جاتا ہے کہ مجھے پیچھے سے تم نے کیوں بلایا ہے، کیونکہ میرا کام نہیں ہوگا سو اس بات کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

مسئلہ۴: اپنی زبان دانتوں کے نیچے دب جانے سے کسی کے گالی دینے کا خیال کرنا محض بے اصل ہے۔ م

[1] یعنی رواج ہے

٭ ٭ ٭

مسئلہ : اکثر جانوروں کو منحوس سمجھ رکھا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ قمری منحوس ہے اس کو گھر میں نہ پالو بلکہ شوق ہو تو مسجد میں پالنا چاہئے شاید اس میں یہ حکمت ہو کہ اُجڑے تو اللہ ہی کا گھر اجڑے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ۔ غرض جتنی چیزیں اپنے سے نکمی ہوں وہ سب خدا کے لئے رکھی جاتی ہیں۔

مسئلہ ۹ : بعض عورتیں کیلے کے درخت کو منحوس سمجھتی ہیں، کہتی ہیں کہ یہ درخت مُردے کے کام آتا ہے۔ اس لئے اس کو گھر میں نہ ہونا چاہئے۔ یہ بدشگونی ہے۔

مسئلہ ۹ : ضمیمہ۳، ہمارے یہاں عورتیں کوّے کے بولنے سے مہمان کے آنے کا شگون لیتی ہیں سو یہ بے اصل ہے۔[۱]

مسئلہ ۱۰ : ضمیمہ۳، بعض لوگ جوتے پر جوتا چڑھتے سے سفر درپیش آنے کا شگون لیتے ہیں، سو یہ بالکل بے اصل اور لغویات ہے۔[۲]

مسئلہ ۱۱ : ضمیمہ۳، مشہور ہے کہ ہاتھ کی ہتھیلی میں[۳] خارش ہونے سے سے کچھ ملتا ہے، اس کی کچھ اصل نہیں۔

---

[۱] یہ مسئلہ اسی باب میں پہلے بھی گذر چکا۔

[۲] یہ مسئلہ مکرر ہے پہلے آچکا ہے۔

[۳] یہ مسئلہ بھی گذر چکا۔

مسئلہ۱۰ : اور بعض چیزوں کو مردبھی منحوس سمجھتے ہیں جیسے اُلّو کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ جس مکان پر بولتا ہے وہ اجاڑ ہوجاتا ہے اس لئے وہ منحوس ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے نہ اُلّو منحوس ہے نہ اس کے بولنے سے کوئی جگہ اجاڑ ہوجاتی ہے، یاد رکھو وہ جو بولتا ہے خدا کی یاد کرتا ہے، توکیا خدا کی یاد کرنے سے یہ نحوست آئی، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اُلّو ایسی جگہ تلاش کرتا ہے کہ جہاں تنہائی ہو اور اس کو اندیشہ نہ رہے اس لئے وہ ویرانوں یعنی اجڑی ہوئی جگہوں میں بیٹھتا ہے۔ اب یہ دیکھئے کہ وہ اجڑی ہوئی جگہ کس وجہ سے اجاڑ ہوئی، اُلّو تو اجاڑ ہونے کے بعد ہی آیا ہے، اس لئے اس کی وجہ سے تو وہ جگہ اجاڑ ہوئی نہیں۔ پس وہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے اجاڑ ہوئی ہے پس اجاڑنے والے ہم اور ہمارے گناہ ہوئے، نہ کہ اُلّو۔ اور جب یہ ہے تو منحوس ہم گنہگار ہوئے، اُلّو کیوں منحوس ہوا۔ غرض یہ اعتقاد کہ بعض چیزوں میں نحوست ہے غلط ہے۔ (تسہیل، اول، ص ۴۶۴، ۴۶۵)

مسئلہ۱۲ : ضمیمہ، ہمارے یہاں ایک شعر مشہور ہے ؎

منگل بدھ نہ جائیے پہاڑ ؛ جوتی باڑی آوے ہار

سو اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

مسئلہ۱۳ : لوگوں میں مشہور ہے کہ شام کے وقت مرغا اذان دے تو اس کو فوراً ذبح کرلو کیونکہ یہ اچھا نہیں۔ سو اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔

مسئلہ[۱۱]**:** بعض لوگ رات کو جھاڑو دینے کو یا منہ سے چراغ گل کرنے کو یا دوسرے کے کنگھا کرنے کو اگرچہ باجازت ہو برا سمجھتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

مسئلہ[۱۴]**:** ضمہ۳، ہمارے یہاں عورتیں چکی کا ہاتھا چھوٹنے سے مہمان کا شگون لیتی ہیں۔ سو یہ بے اصل ہے۔

مسئلہ[۱۵]**:** ضمہ۳، عموماً عورتوں میں مشہور ہے کہ صحنک سے آٹا اڑنے سے مہمان آتا ہے، سو یہ غلط محض ہے۔

مسئلہ[۱۶]**:** ضمہ۳، لوگوں میں مشہور ہے کہ مرغی اذان دے تو اس کو بھی فوراً ذبح کردو کیونکہ اس سے وبا پھیلتی ہے۔ سو یہ غلط ہے۔

مسئلہ[۱۷]**:** ضمہ۳، اگر مریض کے لئے دو آدمی حکیم کو بلانے جاویں تو اسے برا سمجھا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اب مریض صحت یاب نہیں ہوگا۔ سو یہ غلط ہے۔

مسئلہ[۱۸]**:** ضمہ۳۔ مشہور ہے کہ مریض کے لئے جب حکیم کو بلانے جانا ہو تو گھوڑے پر زین مت لگاؤ۔ سو یہ غلط ہے۔

مسئلہ: چڑیوں کے ریت (بالو) میں نہانے سے بارش ہونے کا شگون لینا، اسی طرح مور کے بولنے کو بارش ہونے کی علامت سمجھنا بے اصل ہے۔ م

مسئلہ۱۲ : بعض لوگ منہ سے چراغ گل کرنے کو برا سمجھتے ہیں اس کی کچھ اصل نہیں بلکہ میں تو اس (منہ سے گل کرنے) کو اصل سمجھتا ہوں، کلام مجید سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، ارشاد ہے "یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فطری عادت یہی ہے کہ روشنی کو پھونک سے گل کرتے ہیں، ہاتھ سے چراغ گل کرنے میں احتمال ہے کہ ہاتھ چراغ پر پڑے اور فرش وغیرہ تیل سے خراب ہو، چنانچہ گھر میں ایسا ہی ہوا، جب سے میں نے کہہ دیا کہ پھونک سے گل کیا کریں۔ (مقالات ص۱۳۸)

مسئلہ۱۸ : ضمیمہ۳، جب کوئی نئی دلہن کنویں پر پانی لینے جاوے تو اس بات کی اس کو تاکید کی جاتی ہے کہ پہلے کنویں پر چراغ جلایا جاوے، سو یہ غلط بلکہ شرک ہے۔

مسئلہ۱۹ : دستور ہے کہ جب کوئی کہیں جا رہا ہو اور کوئی چھینک دیوے تو جانے والا واپس چلا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اب کام نہیں ہوگا، سو یہ غلط ہے۔

مسئلہ۶ : صبح سویرے کسی کے گالی دینے، ٹھوکر لگ جانے یا اور کوئی ضرر پہونچ جانے پر شام تک اسی طرح ہوتے رہنے کا شگون لینا بے اصل اور خلاف شرع ہے۔ م

مسئلہ: بعض جگہ رواج ہے کہ بھینس، گائے کی نر سے جفتی کرانے کے بعد گابھن رہ جانے کے خیال سے، گائے بھینس کو گھر میں داخل کرتے وقت، مکان کی چوکھٹ پر موسل رکھ دیتے ہیں اور اس کے اوپر سے گائے بھینس کو گذار دیتے ہیں سو یہ بالکل غلط اور بے اصل ہے۔ م

مسئلہ ۸: بچے جب چارپائی یا مونڈھے پر بیٹھے ہوئے پیر ہلانے لگتے ہیں تو (عموماً) ان کو منع کرتے ہیں۔ یہ کوئی شرعی بات نہیں محض بے اصل ہے۔ م

مسئلہ ۹: مشہور ہے کہ گنے سے مارنے سے گتا مردار ہو جاتا ہے اور پھر سات دفعہ ٹانگ کے نیچے سے نکال کر کھاتے ہیں۔ یہ بھی محض بے اصل ہے۔ م

مسئلہ ۱۰: مشہور ہے کہ سرکڑے سے مارنے سے مضروب علیہ (پٹنے والا) سوکھ جاتا ہے، یہ بھی غلط اور خلاف مشاہدہ ہے۔ م

مسئلہ ۱۱: مشہور ہے کہ جب چارپائی پر بیٹھ کر پیر ہلاتے ہیں تو چارپائی والا مقروض ہو جاتا ہے۔ سو یہ غلط ہے۔ م

مسئلہ ۱۲: مشہور کہ اگر بستر کو جھاڑو سے صاف کیا جائے تو گھر کا صفایا ہو جاتا ہے۔ سو یہ بھی غلط ہے۔ م

مسئلہ ۱۳: بعض عوام عصر کے بعد جھاڑو دینے کو برا سمجھتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ م

متفرق اغلاط

مسئلہ۱: یہ بات (شیطان کو معلم الملکوت کہنے کی) بہت مشہور ہے مگر اس کی تصدیق کسی روایت سے نظر میں نہیں آئی اور نہ یہ بات فی نفسہ سمجھ میں آئی، زیادہ سے زیادہ یہ توجیہ ہوسکتی ہے کہ وہ اس درجہ کا بڑا عالم تھا کہ معلم الملکوت ہوسکتا تھا۔ شعراء نے عموماً اس کو لیا ہے یہاں تک کہ خاقانی نے بھی اپنی نظموں میں لکھا ہے، خاقانی بہت بڑے آدمی تھے مگر محقق بڑے نہ تھے۔

(مجالس حکیم الامت صـ۳۰۸)

مسئلہ۲: پری مطلق پَر والے کو کہتے ہیں یہ لفظ ہم معنی "اُولِیْ اَجْنِحَۃٍ" کا ہے یہ نہیں کہ صرف مؤنث کو کہتے ہیں جیسا کہ مشہور ہے۔

(حسن العزیز صـ۵۵۵)

مسئلہ۳: مشہور ہے کہ جب حلال وحرام مخلوط ہوجاوے تو حکم غلبہ پر لگایا جاتا ہے، یہ مطلقاً نہیں ہے ایک خاص صورت میں ہے وہ یہ کہ حلال وحرام مال کا خلط یقینی نہ ہو یا تو کوئی شخص علیحدہ علیحدہ رکھتا ہے، یا ہم کو علم نہیں کہ خلط کرتا ہے یا نہیں اور جو مال ہم کو دیا جارہا ہے اس کا ہم کو علم نہیں کہ کون ہے، وہاں حکم غلبہ پر ہے، اور جہاں خلط کا یقین ہو وہاں مجموعہ حرام ہے۔ (کلمۃ الحق صـ۱۳۷)

مسئلہ : فرمایا گیا کہ "آمدن بارادت و رفتن باجازت" کے جو معنی عوام میں مشہور ہیں وہ صحیح نہیں بلکہ اس کلمہ میں ارادت کے معنی عقیدت کے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ عقیدت سے اگر کسی کے پاس جاوے تو اس کی اجازت حاصل کئے بغیر رخصت نہ ہو۔ اور دلیل اس کی یہ ہے کہ یہ مقولہ معاشرت کے متعلق ہے، اور معنی مشہور اصول معاشرت کے بالکل خلاف ہے کیونکہ معاشرت کا ایک ضروری العمل مسئلہ یہ بھی ہے کہ کسی کو کسی سے تکلیف و تکدر نہ ہو اور اس میں مہمان کو سخت تکلیف ہے کہ وہ بدوں اجازت میزبان کے رخصت نہ ہو سکے۔

(مقالات حکمت صـ۳۰۰)

مسئلہ : مشہور ہے کہ "ایک روپیہ ایک عقل دو روپے دو عقل" تجربہ کے خلاف اور بالکل غلط ہے۔ تجربہ تو یہ ہے کہ روپیہ ہونے سے عقل کو اور زوال ہو جاتا ہے، اور یہ خود اہل اموال کی ڈگری ہے وہ اس کے مقر ہیں۔ اور عام طور سے زبان زد ہے کہ "سو روپے میں ایک بوتل کا نشہ ہوتا ہے" تو اگر کسی کے پاس ہزار روپے ہوں تو دس بوتلوں کا نشہ ہوا، اور جب ایک چلّو شراب میں آدمی اُلّو (یعنی پاگل، بیوقوف، بے عقل) بن جاتا ہے تو دس بوتلوں میں عقل کہاں؟ اس لئے یہ مقولہ (ایک روپیہ ایک عقل دو روپیہ دو عقل) تجربہ کی بنا پر محض غلط ہے۔ عقل سے پیسے کا کیا تعلق؟ ہاں اگر بجائے عقل کے یوں کہا جائے پیسہ پاس ہونے سے اکل (کھانا) بڑھتا ہے تو بالکل مناسب ہے،

آج کل عقل کہاں، اکل ہے۔ عاقل کہاں آکل ہیں کہ ہر وقت پیٹ کی فکر ہے۔ (افاضات ص۳۷۶/۵)

مسئلہ ۶: یہ بات مشہور ہے کہ کوہِ طور تجلّی حق سے سرمہ ہو گیا تھا اور وہی سرمہ آج تک مستعمل ہے۔ یہ شہرت محض غلط ہے۔ سرمہ تو ایک معدنی (کان کی) شیٔ ہے جو پہلے سے ہے۔ (ملفوظات آخرت ص۱۳/۳)

مسئلہ ۷: اکثر لوگوں کی عادت ہے کہ وہ اِدھر اُدھر سے سن سنا کر خبریں بیان کیا کرتے ہیں، کہ فلاں جگہ طاعون ہو رہا ہے فلاں مقام پر اس قدر آدمی مرگئے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسی خبریں دینے سے کیا غرض ہے (کوئی غرض نہیں محض فضول اور لایعنی ہے ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے)۔ (مقالات ص۲۴۱)

مسئلہ ۸: لوگوں کی اوروں کے چھوٹے چھوٹے عیوب پر نظر (آتی) ہے، اور اپنے بڑے بڑے عیوب دکھائی نہیں دیتے، اپنے بدن پر سانپ پھول پیٹ رہے ہیں ان کی کچھ پرواہ نہیں ہے اور دوسروں کی مکھیاں اڑانے کی (بہت) فکر ہے۔ (مقالات ص۱۸۱)

مسئلہ ۹: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مردوں کو عورتوں پر علی الاطلاق فضیلت ہے، اور عورت مرد کے مقابلے میں مطلقاً کوئی چیز نہیں۔ یہ غلط ہے کیا عجب ہے کہ جن عورتوں کو تم نے بوجہ ان کی بیکسی اور بے بسی کے حقیر سمجھ رکھا ہے اللہ کے یہاں تم سے زیادہ مقبول ہوں۔ (کسار النساء، ص۷۹، ۸۰)

مسئلہ ۱۰: بعض جگہ دیکھا ہے کہ لڑکیوں کو اشعار یاد کرائے جاتے ہیں،

وہ ان کو گاتی ہیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تو "نعت" کے یا "تصوف" کے اشعار ہیں جن سے اخلاق کی درستی اور "اصلاح" ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ درستیِ اخلاق تو نثر ہی سے ہو سکتی ہے نظم سے نہیں ہو سکتی، کیونکہ اصلاحِ اخلاق، مجاہدہ اور مشقت سے ہوتی ہے جس میں ترکِ لذات کرنا پڑتا ہے، اور شعر و شاعری اور نظم و غزل خوانی تو لذات میں داخل ہے، اس سے اصلاح کیا ہوتی۔ غرض شعر اشعار کا پڑھنا پڑھانا عورتوں کے لئے ٹھیک نہیں بلکہ فتنہ ہے۔

(اکسار النساء (بحذف یسیر) ص ۳۹، ۴۱)

مسئلہ: بعض مذمت کے عنوان (یعنی برائی کے طور) سے فاحشہ عورتوں کے واقعات بیان کیا کرتے ہیں، سو یہ بھی غلط ہے ایسا ہرگز نہ چاہئے کیونکہ وہ بیان کرنے والے تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان واقعات کی برائی بیان کر رہے ہیں (اور خود کو برائی سے محفوظ سمجھ رہے ہیں) مگر (ان کے اندر ان واقعات بیانی سے برائی داخل ہو رہی ہے، چونکہ (ان کے نفس کو ان واقعات میں لذت آتی ہے (اور اس سے نفس میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے) اس لئے ایسے واقعات کا تذکرہ ہی نہ چاہئے۔

(افاضات ص ۱۲۸)